



Federation of Aligarh Alumni Associations
VII Annual Convention
Houston, July 13-15, 2018
Role of AMU Alumni
in nation building



Long live Indo-US Friendship

میں اپنے چمن کا بلبل ہوں

21st Century Indian Muslim Renaissance

Dr Syed Zafar Mahmood
President
Zakat Foundation of India





For quantifying how much
Sadaqah
one should give,

God has mandated a
directive principle
known as

Qulil Afwa

(2.219)

Quran Karim 2.219

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ
قُلِ الْعَفْوَ

2.219

O Prophet !

They ask you what they should dedicate
(in God's cause and for the needy)

Say: Whatever is left over
(after you have taken care of
yourself and your dependents)

TRAIL-33

Copyright

We will have
to devote

for

OTHERS

one-third

(**33%**)

of

our

Time

Resources

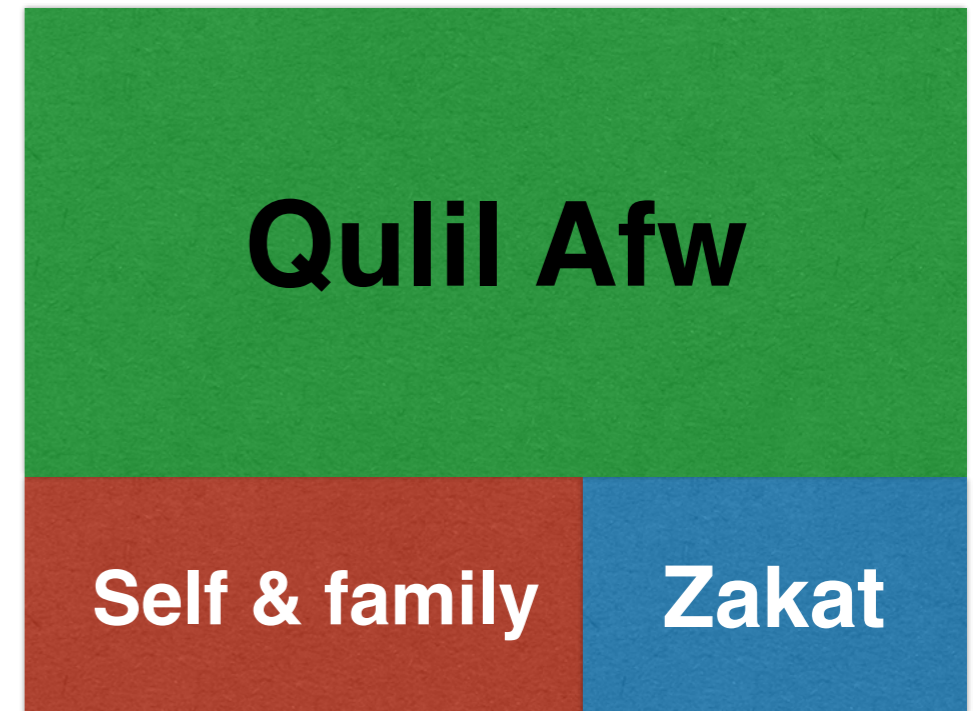
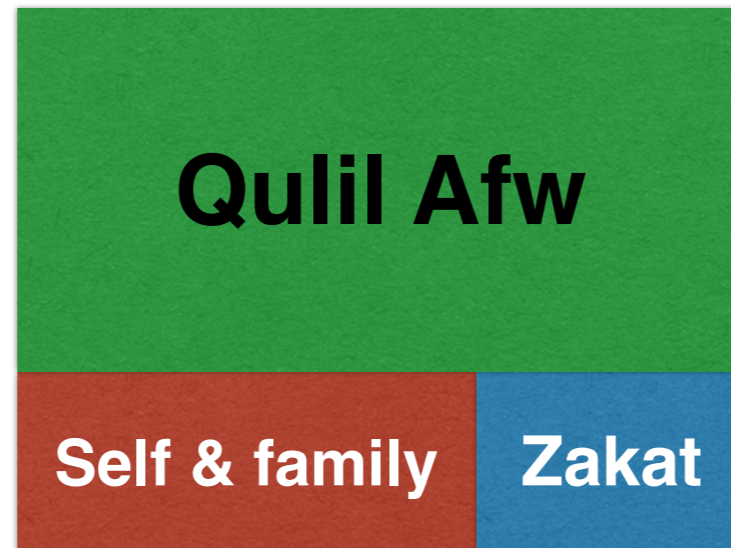
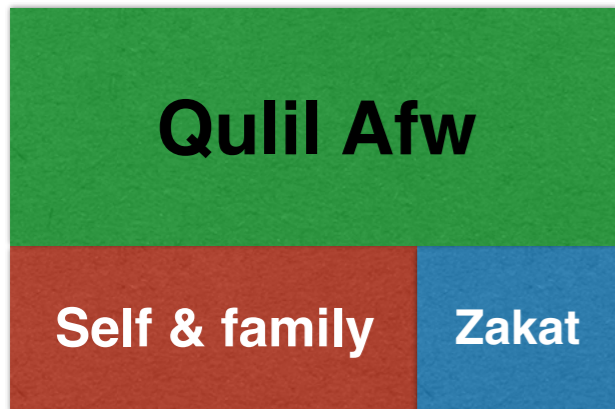
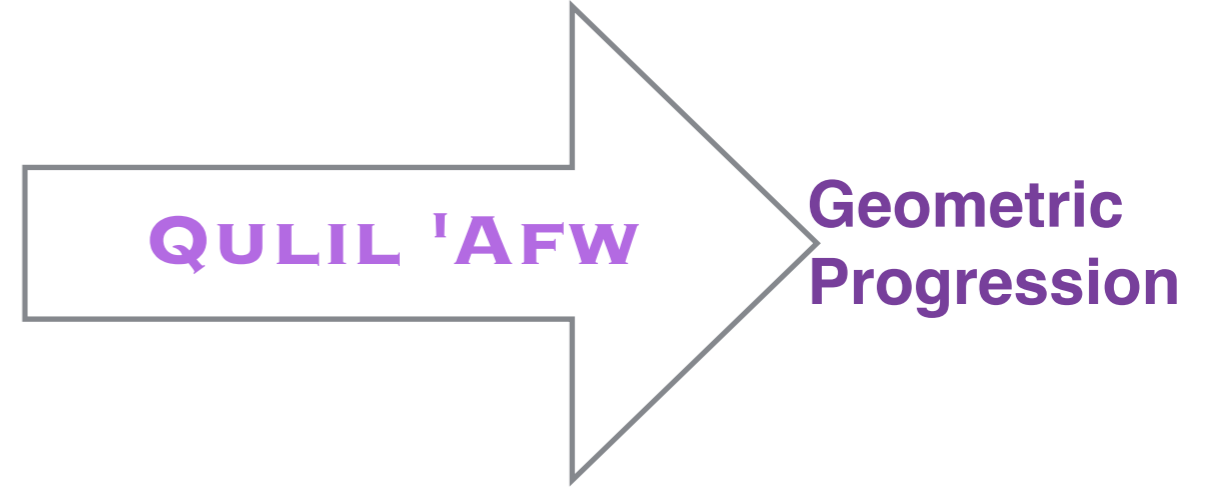
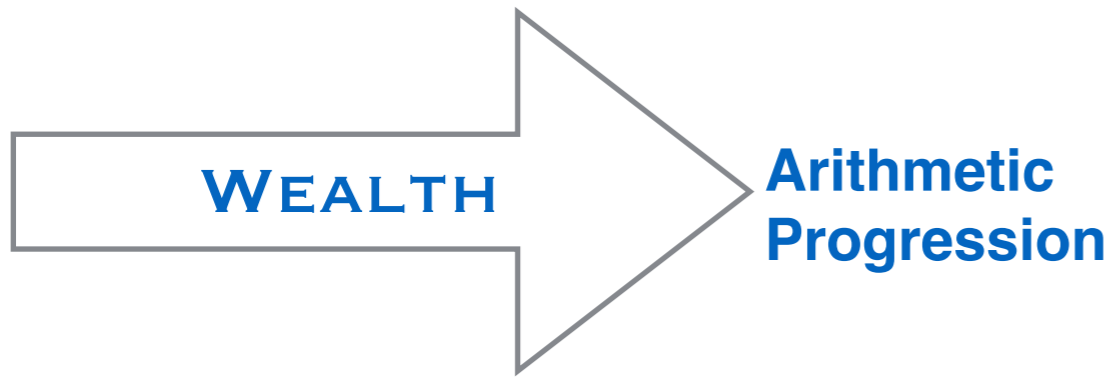
Assets

Income

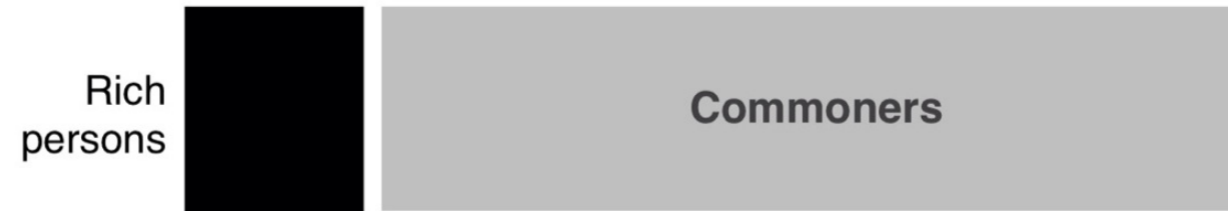
Love

TRAIL 33





EFFECT OF ZAKAT ON SOCIETY

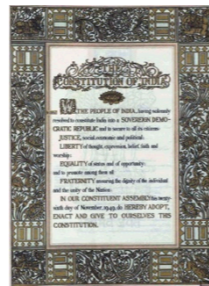


EFFECT OF SADAQAH ON SOCIETY



EFFECT OF Qulil Afwa ON SOCIETY





EQUALITY

of status and of opportunity



Constitution of India

وطن کی فکر



वतन की फ़िक्र

16 (1)

There shall be

EQUALITY OF OPPORTUNITY

for all citizens in matters relating to
employment or appointment
to any office under the State

going by
Default



**from within,
EMPOWER
the self
... and the community**



خواب، تصور، فکر، تجسس
منزل منزل ایک سایہ
ہر لحدہ ایک نور مجسم
ہر لمحہ انعام تھا وہ



ZakatIndia.org

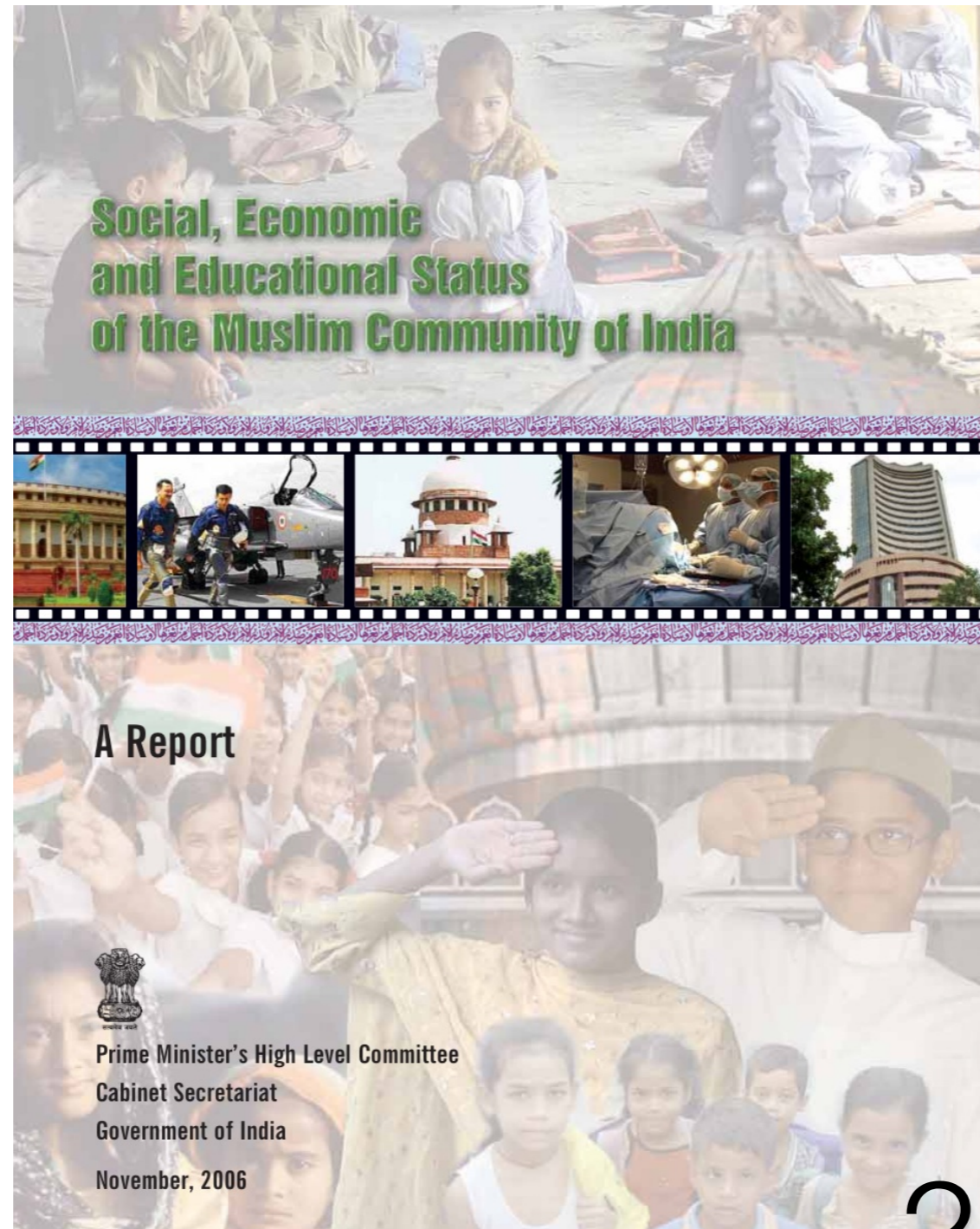
2017





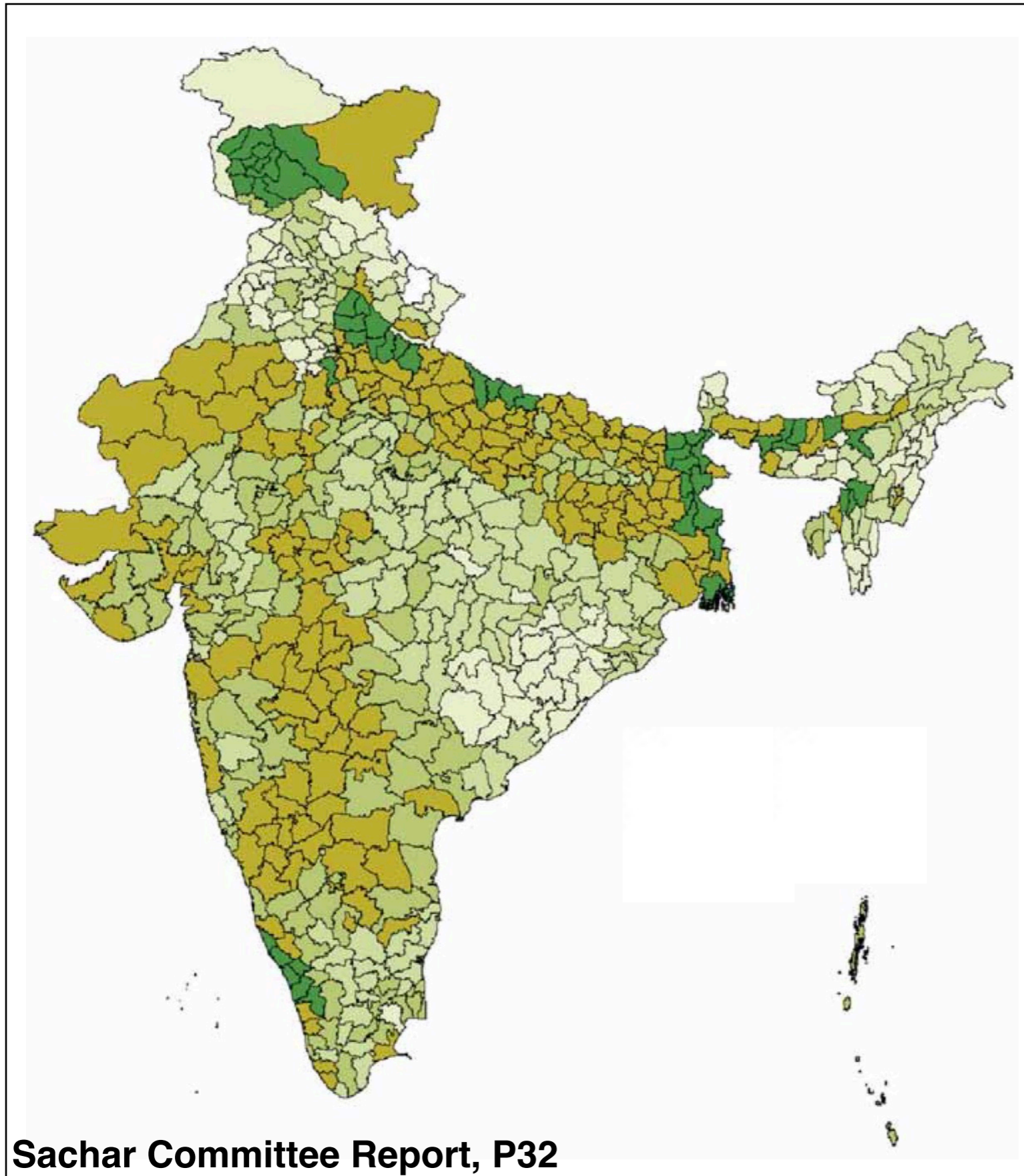


*Together, we must carry
the flame forward*

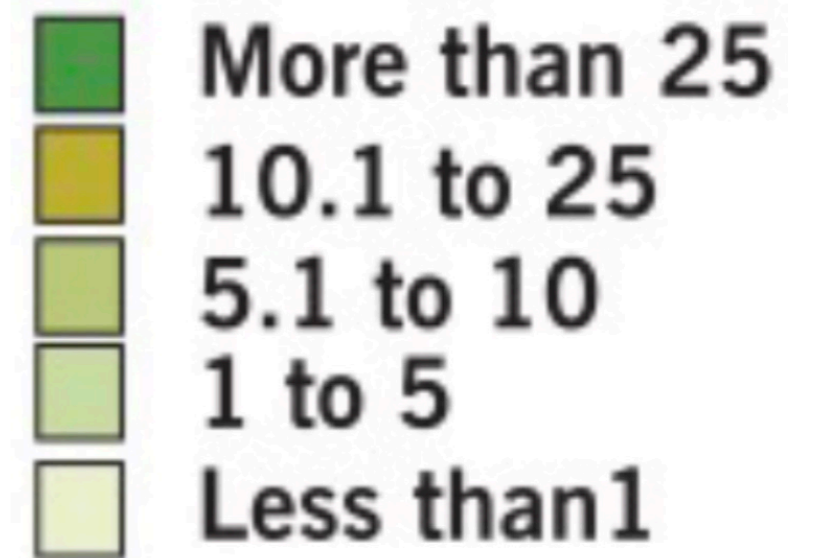


2006

Fig 3.3 District wise concentration of Muslim population



Percentage Muslim Population



Let us analyze
systematically



Sachar Committee's Findings



Muslims going down in every field of development

Intervening Reports

Maharashtra
West Bengal
Karnataka



OUTLOOK

April 26, 2018

SACHAR COMMITTEE DIARY

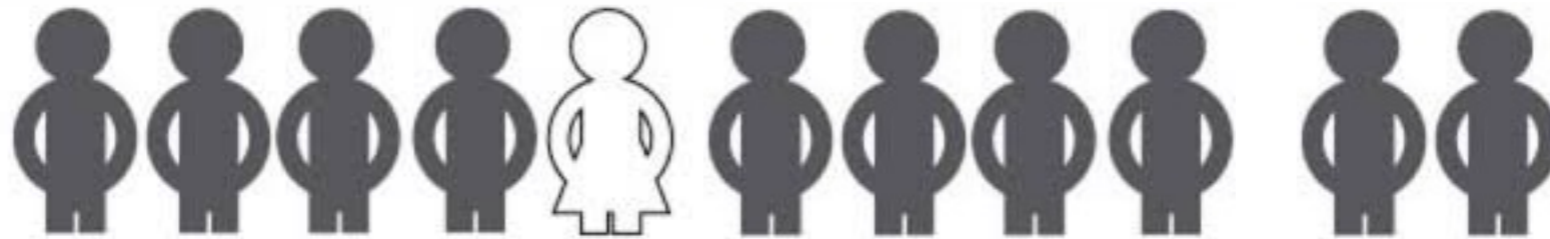
Dr Syed Zafar Mahmood





Reason

Low presence in Governance



Seats in Lok Sabha:

543

**National Muslim Population
(as per Census)**

14.2%

**Hence there should be
Muslims in the Lok Sabha**

77

**Average no. of Muslims in LS
1952 to 2014**

25

Definition of **Scheduled Castes**

Definition of Scheduled Caste



Through the 1950 Presidential Order
Muslims & Christians were excluded

THE CONSTITUTION (SCHEDULED CASTES) ORDER, 1950 (as amended in 1956 & 1990)

PARA 3

***NO PERSON
WHO
PROFESSES A RELIGION***

***DIFFERENT FROM
THE HINDU, THE SIKH OR THE
BUDDHIST RELIGION***

***SHALL BE DEEMED TO BE A
MEMBER OF
A SCHEDULED CASTE***



Articles 15 and 16

- **15. The State shall not discriminate against any citizen on grounds only of religion**
- **16. No citizen shall , on grounds of religion, be ...discriminated against in respect of, any employment or office under the State.**



Para 3
is
An anathema
which

DISFIGURED THE BEAUTY
of the written Constitution

Supreme Court

Maharaja Dhi Raja Jiwaji Raja Sindhia Bahadur Madhav Rao

Vs

Union of India

1971 SC 530.



*Concept of the Caste
is not confined to
Hindu Religion only*

*It extends
Irrespective of the
Religious Sanction*

Supreme Court: Indra Sawhney Case

Sikhism & Budhism
donot approve
Caste System



**Both Sachar Committee & Mishra Commission
have strongly recommended that the
definition of Scheduled Caste
should be made religion-neutral**

**No constitutional amendment is required.
Parliament's Resolution is sufficient.**

**Government should introduce
a Resolution in Parliament.**



Reason:

**Muslim pre-dominant constituencies of
Parliament, Assemblies
and Nagar Nigams (Municipal Corporations),
Municipalities, Panchayat Parishads,
Panchayats
are reserved for Scheduled Castes**



Justice
Sachar

De-reserve constituencies with substantial Muslim influence

Appoint the next Delimitation Commission
with clear time-bound mandate to remove these anomalies.
(Sachar Committee Report)

Ministry of Law

۴۔ مسلمانوں کے غلبہ والے ان انتخابی حلقوں کو جنہیں شیڈولڈ کاسٹ کے لئے ریزرو کر دیا گیا ہے، انہیں ریزرویشن سے آزاد کیا جائے۔ ان گڑبڑیوں کو درست کرنے کے لئے فوری طور سے

اگلا حد بندی کمیشن تشکیل دیا جائے

(وزارت قانون کی ذمہ داری)

جسے واضح ہدایات کے ساتھ مقررہ میعاد میں کام مکمل کرنے کا ذمہ سونپا جائے۔

www.zakatindia.org

A related, equally important issue



Delimitation

of
Electoral
Constituencies
and
Wards



FAULTY

پلیز اسے اچھی طرح
ذہن نشین کر لیجئے

Representation of People Act, 2008

**Those seats should
be reserved
where SC percentage
is highest**



BMC



	Population (Census 2011)	Percentage	Total Seats in BMC	Justifiable Share in Seats	Reserved	Won 2017
Total	1,24,42,377		227			
Muslim	25,68,961	20.6%		47	0	30 *
SC	6,03,825	4.8%		11	15	15

* 23 in 2012



BMC

SC Population in a Ward

Reserved

5,413 - 11,859

Not Reserved

12,263 - 26,453

اس طرح مسلم غلبے والے وارڈ
شڈیولڈ کاسٹ کے لئے رزرو کر کے

مسلمانوں کو

واجب جمہوری نمائندگی سے

محروم کر دیا جاتا ہے۔

جان بوجھ کر سوچ سمجھ کر
حد بندی کے دیگر قوانین و ضابطوں
کی بھی
ان دیکھی بلکہ خلاف ورزی کی جاتی ہے
تاکہ مسلم نمائندگی کمترین رہ جائے



ہوشیار

ستر برس سے یہ دیمک

آپ کو اندر سے کھوکھلا کر رہی ہے

اور مستقبل میں بھی کرتی رہے گی

**ZFI sent notice to
Maharashtra State Election Commissioner
on 16 Nov 2016
and repeatedly followed it up.**

**Consequently,
in 30 Wards, either Delimitation
was changed
or SC reservation was withdrawn**



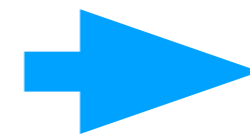
Muslim Corporators elected

2012

23

2017

30



**Because of
ZFI's
intervention**



MCD

Elections were held in **April 2017**

Much earlier, in **May, 2016**

ZFI had served
10-page notice on
Delhi State Election Commissioner



MCD

ZFI pestered the **EC** for 11 months.

**Thus, 2/3rd of our points
were accepted.**

**Additional no. of wards were
created.**

Faulty Delimitation was rectified.

ممبئی کی طرح دہلی میں بھی
مسلمانوں کے حق میں مفید نتائج ہوئے۔

حد بندی کے اس کام میں اکابرین ملت کو تو داسے در سے قدمے سنے شامل ہونا ہی ہوگا، ساتھ ہی پورے ملک میں سالانہ پلان کے تحت بروقت اور باقاعدہ یہ کام کرتے رہنے کے لیے ادارہ سازی کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ شروعات میں ملک بھر سے 25 تعلیم یافتہ نوجوانوں کی شناخت کر کے انہیں اچھی تنخواہ پر اور رہائش مہیا کر کے باقاعدہ ملازمت میں رکھنا ہوگا، یہ کہلائیں گے حد بندی آفسر یا ڈپٹی کمشنر آفسر۔ ان کے تعین میں صرف قابلیت کام کرے گی نہ سفارش چلے گی اور نہ رشتہ داری یا دوستی۔ انہیں ٹریننگ دینے کے لیے ایک ڈپٹی کمشنر ایڈمی قائم کرنی ہوگی جس میں وہ لوگ زیر ملازمت رہ کر ٹریننگ دیں گے جو مرکزی و صوبائی ایکشن کمیٹیوں میں یا ضلع کے ایکشن آفس میں تعینات رہ کر یہ کام کر چکے ہوں۔ میری درخواست ہے کہ اہل ملت ایسے لوگوں کو ڈھونڈنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اس ایڈمی میں وقتاً فوقتاً قلیل مدتی کورسز ملی رضا کاروں کے لیے بھی منعقد کیے جائیں گے۔ آزادی کے وقت ہر سمت عدم استحکام اور افراتفری کا ماحول تھا لیکن ایک مرد مجاہد حکیم عبدالحمید ان حالات میں بھی دہلی کے اطراف میں زمین خرید رہا تھا، جس پر اب تناور درخت ہمدردیوں کی شکل میں قائم ہے، اللہ حکیم صاحب کی روح کو جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز کرے، آمین۔ وہی روحانی حوصلہ اور جسمانی توانائی فی الوقت ہم سب میں ہونی چاہیے ہمیں دورانہ کشی اور حکمت عملی سے آگے بڑھنا ہوگا۔

❖❖❖

نوٹ: مندرجہ بالا مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

حالیہ لوکل باڈیز الیکشن کا سبق اور آگے کی حکمت عملی

ڈاکٹر سید ظفر محمود

نظریہ



”حد بندی درست کروانے کے لیے تگ و دو تو ملت کی طرف سے ہمیشہ ہی چلتی رہنی چاہیے کیونکہ اس کام میں ہم نے 70 برس تک اتنی غفلت برتی ہے کہ آج ہماری آبادی والے زیادہ تر علاقوں کو انتخابی حلقوں یا وارڈوں کی شکل دینے میں ہمارے حقوق کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں اور یہ سلسلہ اب بھی چل رہا ہے اور آئندہ بھی چلتا رہے گا، اگر ہم نے اس پر گرفت لگانے کو اپنا فریضہ سمجھ کر اس کی درستگی کو ایک خاموش انقلاب کی شکل نہیں دی تو ملت کو زبردست خسارہ ہو جائے گا۔“

بڑی ہوئی ہے۔ لیکن اس پر کتنا عمل ہوا ہے تو الیکشن کے نتائج ہی بتائیں گے۔ یوپی کے تمام ضلع مجسٹریٹوں سے ہم لوگوں نے حق اطلاع قانون کے تحت مجوزہ حد بندی کی تفصیل اور نقشے بھی مانگ لیے تھے، بہتوں نے یہ اطلاع مہیا کر دی تھی اور وہ مواد بھی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ وہاں یہ بھی بتا دیا گیا کہ آرٹی آئی کے تحت اطلاع حاصل کرنے کے لیے کس طرح خط لکھا جانا چاہئے۔ بہر حال حد بندی درست کروانے کے لیے تگ و دو تو ملت کی طرف سے ہمیشہ ہی چلتی رہنی چاہیے کیونکہ اس کام میں ہم نے 70 برس تک اتنی غفلت برتی ہے کہ آج ہماری آبادی والے زیادہ تر علاقوں کو انتخابی حلقوں یا وارڈوں کی شکل دینے میں ہمارے حقوق کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں اور یہ سلسلہ اب بھی چل رہا ہے اور آئندہ بھی چلتا رہے گا، اگر ہم نے اس پر گرفت لگانے کو اپنا فریضہ سمجھ کر اس کی درستگی کو ایک خاموش انقلاب کی شکل نہیں دی تو ملت کو زبردست خسارہ ہو جائے گا۔ یہاں خاموشی کا لفظ میں نے دانستہ طور پر استعمال کیا ہے، اس معاملہ میں ہمیں بہت سمجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا، قارئین نے غور کیا ہوگا کہ اب تک اس سلسلہ میں ہم لوگ کتنا کام کر سکے ہیں، اس کا ذکر کہیں بھی ہندی یا انگریزی میڈیا میں نہیں آیا، صرف اردو تحریروں کے ذریعہ ملت میں بیداری پیدا کرنے کا کام کیا گیا ہے۔ اپنے کو بااختیار بنانے کے لیے ہم جو بھی طویل مدتی ادارہ ساز کاوشیں کریں ان کا اہل وطن کے درمیان شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

بلند شہر اور سکندر آباد کی گمر پریشدوں کی مجوزہ حد بندی کے خلاف ضلع مجسٹریٹ کے پاس تحریری احتجاجات داخل کیے گئے تھے، اس پر ان کے دفتر میں یکم مئی 2017 کو سنوائی ہوئی۔ دستاویزوں کی بنیاد پر ضلع مجسٹریٹ کو بتایا گیا کہ ان کے ذریعہ مجوزہ حد بندی میں ضابطوں کی خلاف ورزی ہو رہی ہے (صاف طور پر بغیر یہ کہتے ہوئے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی حق تلفی ہو رہی ہے)۔ لیکن انہوں نے بغیر کوئی تحریری وضاحت کرتے ہوئے اس احتجاج کو مسترد کرتے ہوئے اپنی تخلیقی تجویز کی بنیاد پر ہی صوبائی حکومت کے ذریعہ فائل حد بندی آرڈر نکلوا دیا۔ قانون یہ ہے کہ جب انتخابی کارروائی شروع ہو جائے تو عدالت کا حق مداخلت ممبروں کو ہوجاتا ہے، اب انتخابی کارروائی ختم ہوجانے کے بعد صوبائی حکومت کے آرڈر کے خلاف عدالت میں کارروائی کی جائے گی تاکہ یہ مدعا زندہ رہے اور کم از کم اگلے الیکشن سے قبل عدالتی کارروائی مکمل ہو جائے۔ یہاں اس بڑی تصویر پر غور کرنے کی اہم ضرورت ہے کہ پورے ملک میں ہر دس برس کی مردم شماری کی روشنی میں انتخابی حلقوں اور وارڈوں کی حد بندی میں ترمیم کرنا حکومت کے قانونی فرائض میں شامل ہے۔ پارلیمنٹ نے لوک سبھا اور اسمبلیوں کے انتخابی حلقوں میں اس ترمیم پر طویل مدتی (2026 تک) روک لگا رکھی ہے لیکن لوکل باڈیز کے لیے ایسی کوئی روک نہیں ہے۔ لہذا پورے ملک میں ہر مردم شماری کے اعداد کی روشنی میں لوکل باڈیز کی حد بندی میں ترمیم کا سلسلہ مستقل کہیں نہ

کبھی چلتا رہتا ہے اور اس میں حد بندی کے قانون و ضابطوں کی خوب خوب خلاف ورزی کر کے مسلم آبادیوں کو بیجا طور پر تقسیم کر کے اور تقسیم شدہ حصوں کو بڑی متصل غیر مسلم آبادیوں میں ضم کر کے مسلمانوں کی انتخابی اہمیت کم یا ختم کرنے کی ہم لگاتار چل رہی ہے۔ یاد رہے کہ یہ سارا کام بھی افسر شاہی ہی کرتی ہے۔ اسی لیے میں نے گزشتہ 13 اپریل اور 22 جون کے اپنے مضامین کے ذریعہ یوپی میں ہونے والے شہری نکالپوں کے الیکشن سے قبل وارڈوں کی حد بندی درست کروانے کے لیے طریقہ کار تفصیل سے بیان کر دیا تھا اور صوبہ کے افراد ملت سے اپیل کی تھی کہ اپنے اپنے ضلع میں وقت سے ضروری کارروائی کر لیں تاکہ ملت کی حق تلفی کے سلسلہ پر کچھ لگام لگے۔ میرے ایک مضمون کا عنوان ہی تھا حد بندی سے متعلق ہمیں اپنی غفلت سے باہر آ جانا چاہئے اور یہ تمام تفصیل تبھی سے zakatindia.org پر حد بندی کے مد میں

میں شہری لوکل باڈیز، جنہیں ہندی میں نکائے کہا جاتا ہے، کے انتخابات گزشتہ ایک ہفتہ میں منعقد ہوئے ہیں۔ 2012 کے انتخابات میں صوبہ میں کل 632 شہری نکائے تھے۔ جس میں سے نگر پاکا پریشدوں کی تعداد 195 تھی، نگر پنچائیتیں 423 تھیں اور نگر گم 14 تھے۔ ان میں سے 59 (30 فیصد) نگر پاکا پریشدوں اور 108 (25.5 فیصد) نگر پنچائیتوں میں مسلمان چیرمین تھے لیکن 14 نگر گموں میں سے ایک میں بھی مسلم چیرمین نہیں تھا۔ یوپی حکومت کے شعبہ نگر وکاس کے خط بتاریخ 19 دسمبر 2016 کے ذریعہ زیڈ ایف آئی کو اطلاع دی گئی تھی کہ 16 اضافی نگر پنچائیتیں تشکیل دی جا رہی ہیں اور اس کے علاوہ فیض آباد اور متھرا کی نگر پنچائیتوں کی توسیع کر کے انہیں نگر گم میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اس طور پر 2017 کے انتخابات سے قبل یوپی میں 654 نگر نکائے ہو گئے، جن میں سے نگر گموں کی تعداد 16 ہو گئی۔ یوپی حکومت نے یہ بھی اطلاع دی تھی کہ سہارنپور کی نگر پاکا کو یکم اکتوبر سے تبدیل کر کے نگر گم بنا دیا گیا ہے اور حد بندی و ریزرویشن کی کارروائی پوری ہونے کے بعد انتخاب کروایا جائے گا لیکن اس کام میں اتنا طویل عرصہ کیوں لگ گیا، اس کا جواب حکومت نہیں دے سکی۔ مردم شماری 2011 کے مطابق شہر سہارنپور کی آبادی 7 لاکھ سے کچھ زیادہ ہے، جس میں 46 فیصد مسلمان ہیں، شہر مراد آباد کی آبادی 8.8 لاکھ ہے، جس میں سے 47 فیصد مسلمان ہیں اور شہر بریلی کی آبادی 9 لاکھ سے زیادہ ہے، جس میں سے مسلمان 39 فیصد ہیں۔ اب تو انتخابات ہو چکے صرف یہ دیکھنا ہی رہ گیا ہے کہ یوپی میں مسلمانوں نے کتنے فیصد ووٹ دیا اور متحد ہو کر ووٹ دیا کہ نہیں۔

In
20,000+
Local Bodies
(Rural & Urban)

Nagar Nigams
(Municipal
Corporations),
Municipalities,
Panchayat Parishads,
Panchayats etc



**This work is
to be undertaken**

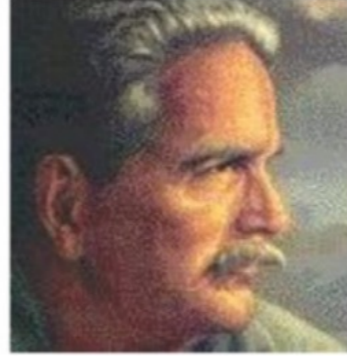
**permanently
and
continuously**

at every point of time

**in some part of India
or the other**



**When He decrees a matter,
He only says to it, ‘Be’,
and it is done.’”**
(Qur'an Kareem 2:117)



اپنی دُنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے، ضمیر کُن فکاں ہے زندگی

Apni Dunya Ap Paida Kar Agar Zindon Mein Hai
Sirr-E-Adam Hai, Zameer-E-Kun Fikan Hai Zindagi

If you consider yourself to be a really 'living' person, create a world by yourself. Such proactivity is the essence of human life which must manifest godly quality of creation.

Dr Sir Iqbal

ZakatIndia.org

**ZFI's next
project, iA**

1

Delimitation Academy

2

ZFI's Cadre of Delimitation Officers

each to be given high salary
and good house

Please check
ZakatIndia.org

and look for
Delimitation



Dates of upcoming elections in different states during 2018-2019 are also given



In India

who rules the nation ?

More than 90 %
of **Policy Formulation, Law Making**
Decision Making, Law & Order
is done by the **Bureaucracy**







No. of Districts in India
725

14.2% = 214



Let us

**TAKE THE
PLEDGE**





**Our girls & boys can sit in various
ministries
and ensure implementation of
Sachar Committee's
Recommendations**





**Our girls & boys can sit in the
HRD & Law Ministries
and retain
AMU's & Jamia Millia Islamia's
Minority Character**





**In this photo, you should sit
on the right side**

ZakatIndia.org



Our girls & boys can be the
District Magistrates
and don't let injustice
be meted out to anybody





**Our girls & boys can sit in the PMO
and**

HELP THE PM

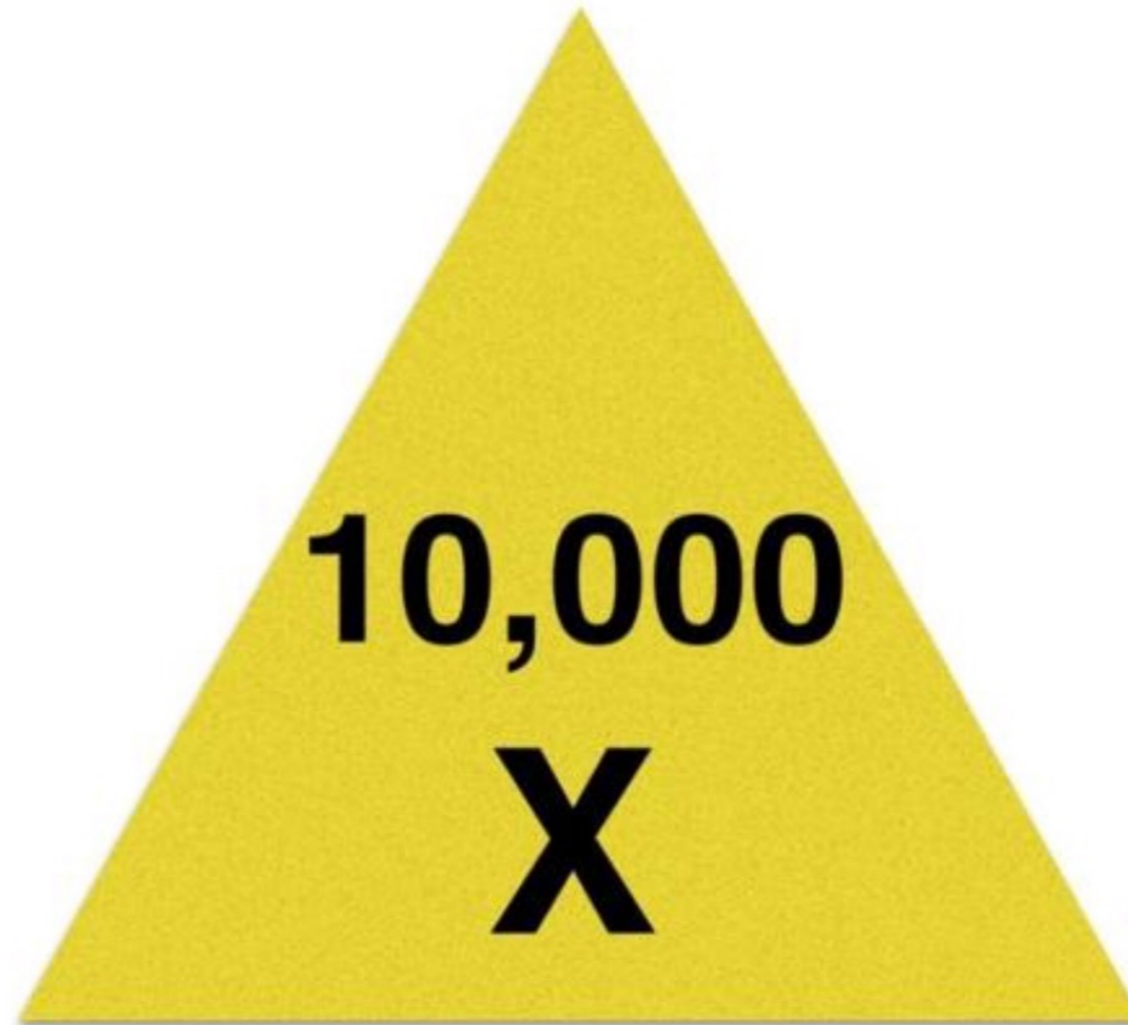
**oversee the
Prevalence of Development
across India**



This is why Muslims must join Civil Services



Muslims' Total
Social Elevation
Effort



Government's Capacity to
elevate Muslim social level
by not discriminating

2.60

فَقُلْنَا أَضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ

Strike the rock with thy staff



**Thousands of streams will sprout
from out of the stones in your way;**

**Just dip yourself deep into your selfhood,
create your own staff and strike with it.**



Let us first deserve, then demand

آئے پہلے اپنے کو مستحق بنائیں، پھر دعویٰ کریں

ہزار چشمے تے سنگِ راہ سے پھوٹیں
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

Hazaar chashme tere sang-e raah se phoote
Khudi mein door ke zarb-e Kaleem paid a kar

Dr Syed Zafar Mahmood
Chairman

Iqbal Academy India

اقبال اکیڈمی انڈیا

www.iqbalindia.org

**Let us work hard and systematically !
Our girls & boys
should spread in the nation**



In 1883,
Sir Syed Ahmad Khan
established

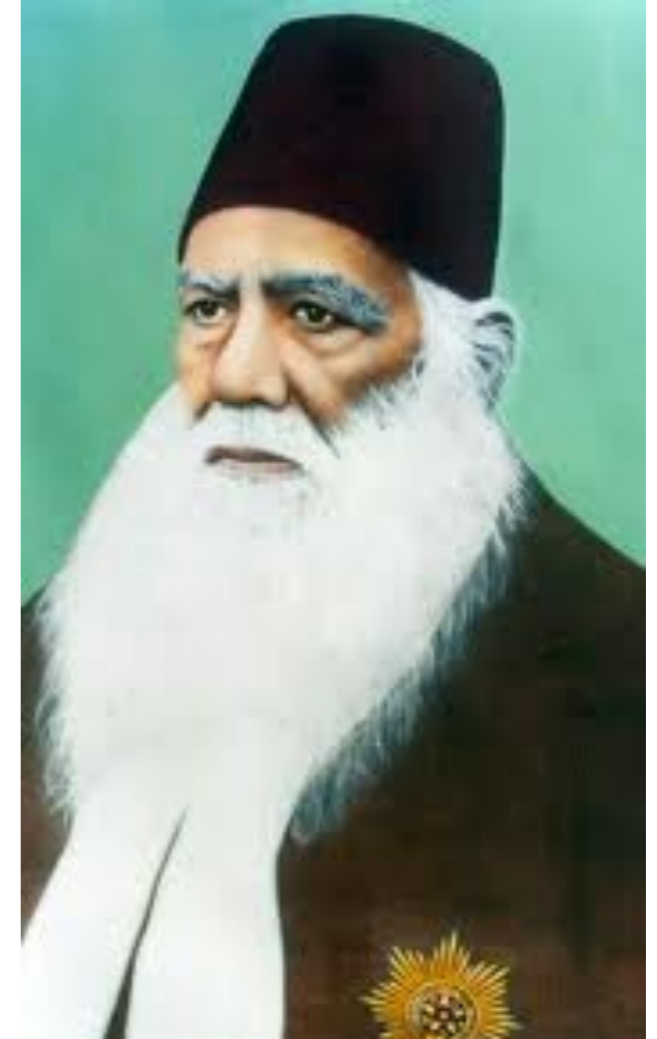
**Mohammedan
Civil Services Fund
Association**

Established in 2008

ZFI's

SIR SYED

COACHING & GUIDANCE CENTRE FOR CIVIL SERVICES



During the last 10 years
ZFI has conducted
Civil Services
Orientation Programs
@ 34 places
across India

میوات، دہلی، الہ آباد، لکھنؤ،

علی گڑھ، رامپور، دہرہ دون، بستی، بہرائچ، سری

نگر، بھوپال، حیدرآباد، ممبئی، پونہ، ناگپور، اورنگ

آباد، امراتلی، پٹنہ، رانچی، احمدآباد، بنگلور، منگلور،

بھٹکل، چنئی، کوچین، ملاپورم، ترونت پورم،

کلکتہ، گوہاتی، بھوبنیشور، بے پور، الور، ٹونک











Upcoming Orientation Programs



Hyderabad Orientation

07 October 2018

Bijapur Model (Karnataka)

Mr Wahaj Azhar of NY

ہندستان اور دنیا کی بڑی کامپانیوں

4270-5



سول سروسز

Alhamdulillah
ZFI's 7-years of
aspiration and perseverance
now
under fruition

Under construction in collaboration with Jamiatul Ulama Hind

**ZFI's
Sir Syed Coaching
& Guidance Centre
for Civil Services**
also known as Enderun Academy

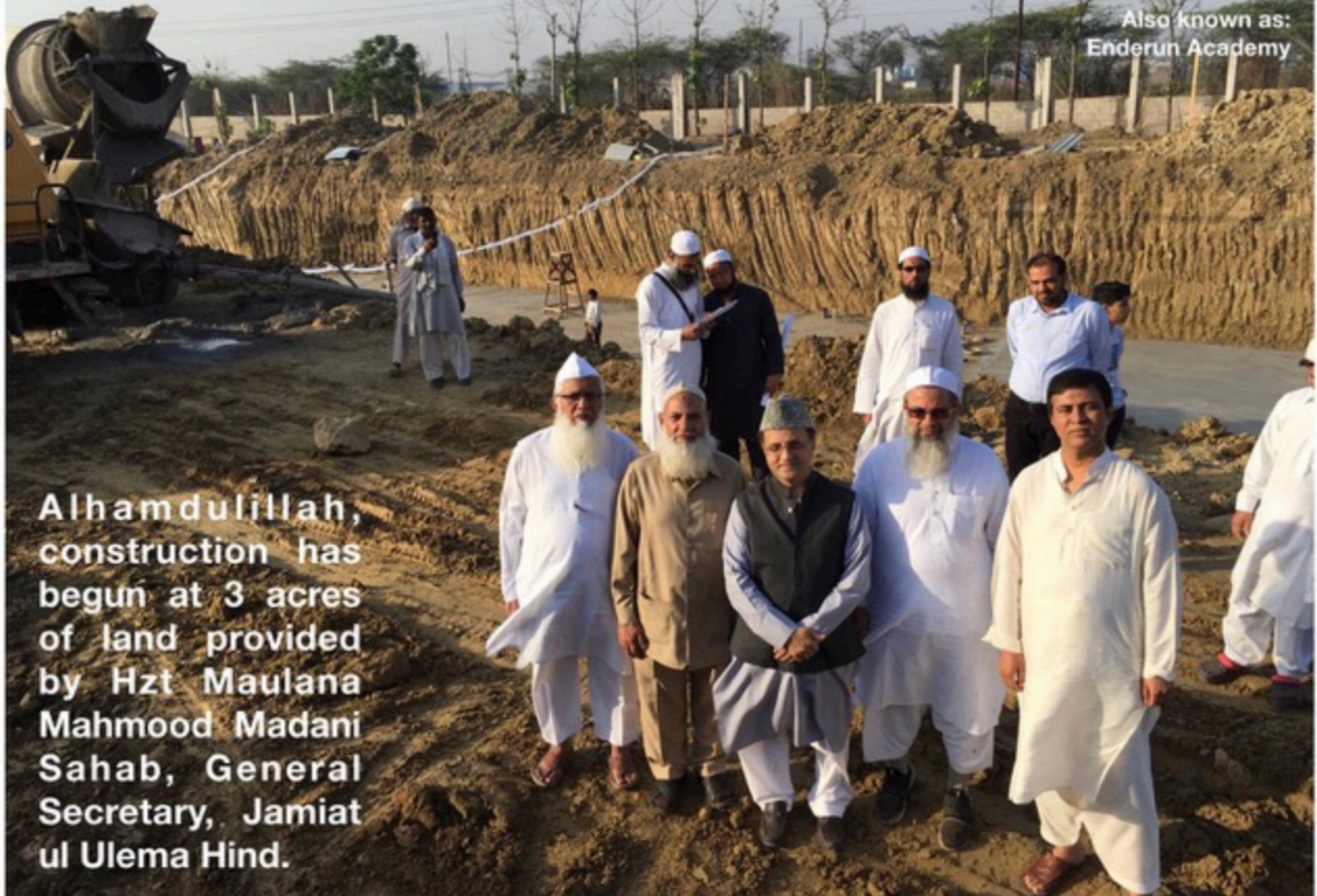


O Lord! Grant me from Your Countenance a sustaining power

ZFI's Sir Syed Coaching and Guidance Centre for Civil Services

500 intellectually & academically best boys and girls to live, study and get coaching together

Also known as:
Enderun Academy



Alhamdulillah, construction has begun at 3 acres of land provided by Hzt Maulana Mahmood Madani Sahab, General Secretary, Jamiat ul Ulema Hind.

R-L (front row): Mr Irfan Baig, Hzt Maulana Mahmood Madani, Dr Syed Zafar Mahmood, Mr Qayamuddin, Mr Ashfaq Vaid - March 26, 2018 - after the Dua led by Maulana Sb

**During the
last ten years**

ZFI Civil Service Fellows batch 2010



Shah Faesal standing in middle row, third from left
His father was killed by militants in Kashmir

ZFI's mock interview in progress

for candidates who qualify the written exam



Sana Akhtar was selected in IAS in 2014

2018



ZAKAT FOUNDATION OF INDIA 2018
List of successful ZFI Fellows
 (UPSC Civil Services Result declared on 27 April 2018)

Name	State		
		Shahid T Komath	Kerala
Imran Ahmed	UP	Amal Noushad S	Kerala
Asim Khan	UP	Muhammed Shabeer K	Kerala
SYED IMRAN MASOOD	UP	Anna Sosa Thomas	Kerala
Ezaz Ahmed	UP	Benson Ninan	Kerala
Shahid Ahmed	UP	Afsal Hameed	Kerala
MOHD SHAFIQ	UP	Atul Choudhary	J&K
Junaid Ahmad	UP	INABAT KHALIQ	J&K
Syed Ali Abbas	UP	Mohd Farooq	J&K
Dr Haaris Rashid	UP	Nooh Siddiqui	Maharashtra
Arif Khan	UP	Shaikh Salman	Maharashtra
Ilma Arfoz *	UP	Mohammad Nadeemuddin	Karnataka
Dr Ibson Shah I	Kerala	SARVAIYA RIYAZBHAI RAFIKBHAI	Gujarat
Ihjas Aslam C S	Kerala	Khalid Hussain	Bihar

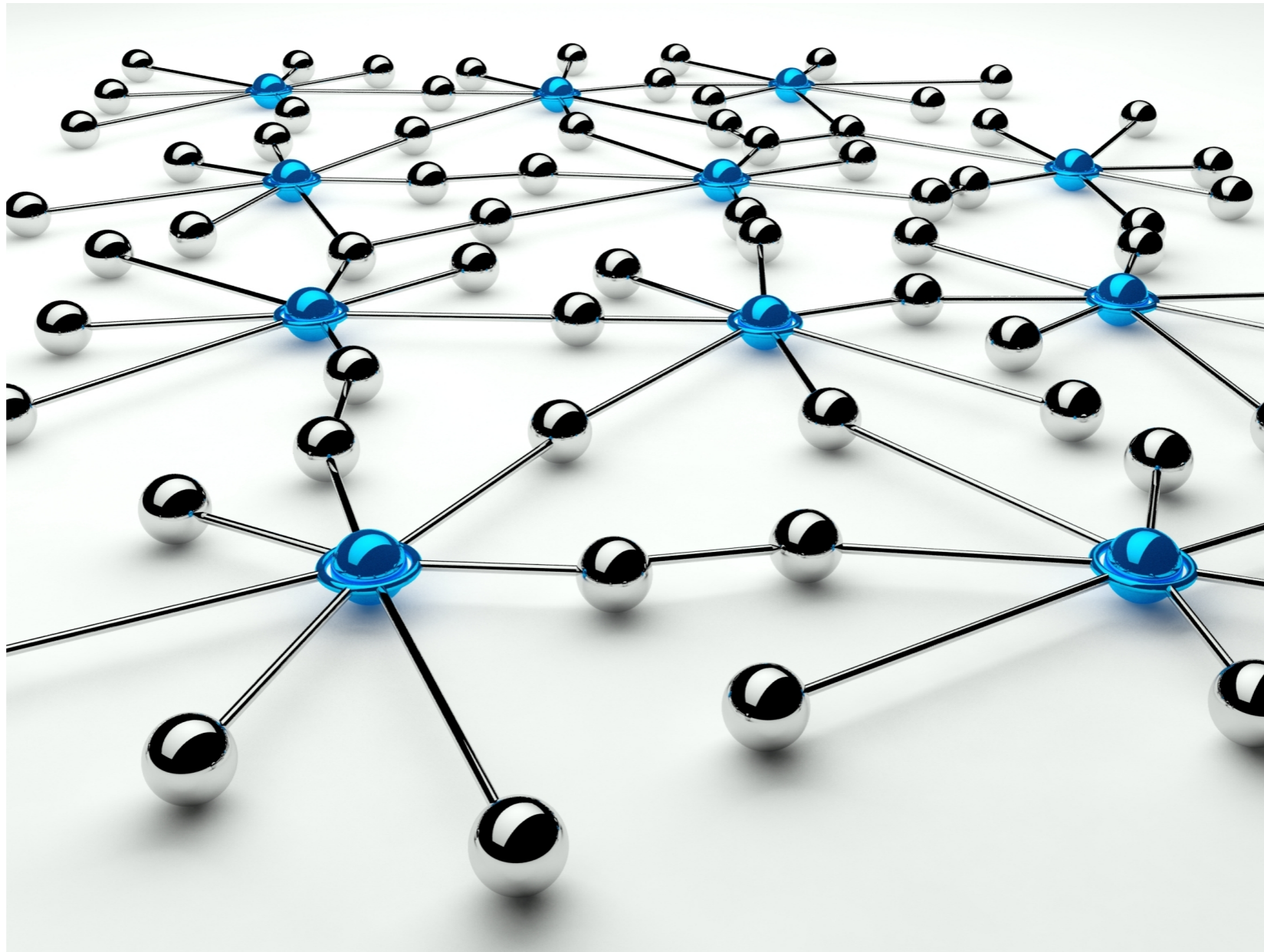
By God's grace
Between
2008 and 2018
ZFI has sent

105

of its boys & girls
into Civil Services

Plus many in
provincial services
judiciary
central police organizations
and others

Already in place,
All India Network
of our boys & girls



Thank You

Mr Siraj Hussain IAS

**Justice Zakiullah Khan
Mr HK Khan, IAS
Mr Javid Chaudhary IAS
Mr Wajahat Habibullah IAS
Mr Javed Usmani IAS
Mr Khursheed Ganai IAS
Mr Kifayat Ali IAS
Mr Fayyaz Farooqi IAS
Mr GR Sofi IRS
Mr Ishrat Aziz, IFS
Mr Talmiz Ahmad IFS
Mr Najeeb Shah IRS
Mrs Rasheda Hussain IRS
Mr Abdul Kalam
Dr P Shakil Ahammed IAS
Dr Mohd Ariz. IAS
Mr Jaan-e Aalam IAS
Mr Faiz Kidwai IAS**

**Mr Rizwan Ahmad IPS
Mr Parvez Hayat, IPS
Mr Hanif Quraishi IPS
Mr Taj Hasan IPS
Mrs Nuzhat Hasan IPS
Mrs Farah Iqbal IRS
Mr MNA Chaudhary, IRS
Mr Arif Ghauri, IRS
Mr Abrar Ahmad IRS
Mr Mohsin Alam, IRS
Mr Wasimul Haq IRS
Mr. S. M. Khan DG-PIB
Dr. Khwaja M Shahid
Mr HA Arfi
Prof AQ Ansari of JMI
Mr Tanvir Zafar Ali
Dr Khwaja Ikram**

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ



List of candidates selected on the basis of Tests & Interviews held on 07 April to 07 May 2018

These candidates will have to report in New Delhi on Tuesday 26 June 2018 between 1000 and 1400 hours provided they fulfill the prescribed conditions. Detailed letter will be emailed to them in due course.

S. No.	Roll No.	Name	S. No.	Roll No.	Name	S. No.	Roll No.	Name
1	2670	Malik Suhail Mushtaq	23	2222	Mohd Farhan Seh	45	3015	Mahmuda Modni Khatun
2	2672	Malik Kamila Mushtaq	24	3260	Asham Saud Ahmad	46	2799	Raja Muzammil
3	3406	Sophia Siddiqui	25	2421	Fawaz O P	47	2476	Sonia Grace Babu
4	3403	Shibli Shahadathi M.	26	2817	Mohd Anzar Draboo	48	2731	Sinan Aqib Gul
5	2428	Kalayath Mohamed Shernil	27	2700	Mohd Shafi MT	49	3007	Khalid Hussain
6	3426	Faiz Ahmad	28	2810	Zakir Husain Mir	50	3098	Mohd Asif
7	2829	Sadaf Rashid Lone	29	2811	Zarqa Naqib	51	2666	Lateef Ahmad Mantoo
8	3139	Raja Majid Iqbal Khan	30	3186	Shahezad Faisal Nazimuddin Kazi	52	3086	Mohd Rahimullah
9	2905	Abdul Haleem	31	2302	Alifah Ahmad	53	2707	Noman Parvez
10	2681	Meer Obaid Hasan	32	3142	Rashim Tk	54	2782	Ayaz Farooq Bhat
11	2411	Amnah Noor Abdullah	33	3257	Zulfikar Ahmed Laskar	55	2835	Saima Jan
12	3311	Arshalan Beg	34	2338	Ziaur Rehman	56	2339	Mohd Shariq Habib
13	2608	Atif Majeed Changal	35	3153	Saba Alam	57	2492	Fasil P M
14	3341	M. Afzal Ansari	36	3095	Mohd Rehan	58	2786	Syed Asiya P Andrabi
15	2454	Muhathaz Gaffoor	37	2615	Adnan Nazir Bhat	59	2602	Amir Shah
16	2733	Sanober Laharawala	38	3058	Mohammad Atif	60	2812	Bisma Naseer Lone
17	2683	Mohd Mutahhar Husain	39	2854	Irshad Ahmad Pir	61	2759	Umar ul Islam
18	2724	Sarfaraz Husain	40	3194	Shakoor Bashir	62	2430	Mariyam Jameela T S
19	3370	Nabeel Anwar	41	2969	Faiz Ashraf	63	2214	Mirza Ali Faisal Baig
20	2925	Akram Najfi	42	2686	Mohd Shoab Mir	64	2318	Mohd Azhan
21	2212	Md Sajjad Hussain	43	2658	Jahan Zeb Bhat			
22	2668	Majid Ali	44	3245	Waseem Akram			

FELICITATION OF ZFI FELLOWS, NEW DELHI 13 MAY 2018



L-R: **Front Row:** Messrs MNA Chaudhary IRS, Farah Iqbal IRS, Abrar Ahmad IRS, SM Khan, ex Secretary to President of India, Akshay Bhandari Advocate Sup Court, Justice Iqbal Ansari ex Chief Justice, Maulana Mahmood Madani Gen Sec, Jamiatul Ulemae Hind, Dr Syed Zafar Mahmood President, Zakat Foundation of India, Madhavi Sachar d/o late Justice Rajinder Sachar, Mirza Qamrul Hasan Beg, Chairman, Jamia Coop Bank Ltd, HK Khan IAS, Siraj Hussain, IAS Vice-President, ZFI, Javid Chaudhary IAS, Abdul Kalam, ex CMD, Eastern Coalfields Ltd, Prof MM Ansari, ex Member UGC, Dr Khwaja Shahid, ex Joint Secretary UPSC, Rev Fr Dr Packiam Samuel, Director, Henry Martyn Institute, Hyderabad, Dr Deepali Bhanot, Prof Delhi Univ. **Middle Row:** Prof AQ Ansari, JMI, Mumtaz Najmi, Secretary ZFI, Maulana Niaz Ahmad Faruqi, Jamiatul Ulemae Hind, ZFI FELLOWS SUCCESSFUL IN UPSC CIVIL SERVICES (Result declared on 27 April 2018). **Rear Row:** SM Shakil, Vice President ZFI, Irfan Baig Secretary ZFI, Qayamuddin Treasurer ZFI.

**As I talk to you,
News is trickling down
UPSC Prelims Result declared a
couple of hours ago**



ZFI Fellow Zainab Saeed obtained highest marks in India in the Civil Services Interview conducted by Union Public Service Commission. She joined the Indian Revenue Service and is Deputy Commissioner

RCA, AMU

Meeting to discuss concerns and possibilities

June 28, 2018

Following were present:

- 1. President, Zakat Foundation of India, Member EC**
- 2. Registrar**
- 3. Director, RCA**
- 4. Assistant Director, RCA**

Annual Action Plan

Work Distribution Chart

Subject-wise

Annual Lesson Plans

UPSC Civil Services

Judicial Services

Staff

Selection

Commission

Top three rank holders

of all

Postgraduate courses (II Semester)

across faculties/departments of AMU

shall be invited to attend an

Orientation Programme for Civil Services

on August 23, 2018.

ZFI Prez will make a PowerPoint presentation.

He would bring in one or two other officers.

Zakat Foundation of India

has provided to RCA

**List of waitlisted candidates
from Kashmir and Kerala**

**who could not make it to the
final list of candidates
selected for
ZFI Civil Services Fellowship**

**but have the required potential to
seriously appear at the examination.**

**RCA is contacting them and
exploring the possibility
of them staying at AMU
and availing
the existing set of resources
offered by the RCA.**

**RCA would get in touch with each of its
currently enrolled students**

**who appeared for
UPSC CS Prelims 2018**

**and would inquire about
their expected score and
possible areas of improvement
of their future performance**

RCA would take action against those of its hostelers who did not write the CS Prelims 2018.

**For 2018-19 batch
for UPSC Civil Services Coaching,**

RCA would advertise in

Urdu newspapers -

Rashtriya Sahara (all editions),

Inquilab (all editions),

Akhbar-e-Mashriq (all editions),

Salaar (Bangalore), Munsif and Siyaasat (Hyderabad),

**besides Kashmir Uzma, Greater Kashmir, Rising
Kashmir, Kashmir Times**

and Madhyamam of Kerala.

Kindly visit

ZakatIndia.org



Civil Services

Holy Quran 55.29

Kulli yaumin huwa fi shaan

**EVERY DAY
GOD IS ENGAGED
IN SOME NEW DESIGN**

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ

God helps those who help His cause.

Quran Karim 22.40

This is the ZFI's motto

We've seen this happening in many ways including so many of you having spared your valuable time to be with us this evening.

Through getting into the Civil Service

One doesn't only obtain a
suitable job



It also

EMPOWERS

the deprived

FELICITATION OF ZFI FELLOWS, NEW DELHI 13 MAY 2018



L-R: **Front Row:** Messrs MNA Chaudhary IRS, Farah Iqbal IRS, Abrar Ahmad IRS, SM Khan, ex Secretary to President of India, Akshay Bhandari Advocate Sup Court, Justice Iqbal Ansari ex Chief Justice, Maulana Mahmood Madani Gen Sec, Jamiatul Ulemae Hind, Dr Syed Zafar Mahmood President, Zakat Foundation of India, Madhavi Sachar d/o late Justice Rajinder Sachar, Mirza Qamrul Hasan Beg, Chairman, Jamia Coop Bank Ltd, HK Khan IAS, Siraj Hussain, IAS Vice-President, ZFI, Javid Chaudhary IAS, Abdul Kalam, ex CMD, Eastern Coalfields Ltd, Prof MM Ansari, ex Member UGC, Dr Khwaja Shahid, ex Joint Secretary UPSC, Rev Fr Dr Packiam Samuel, Director, Henry Martyn Institute, Hyderabad, Dr Deepali Bhanot, Prof Delhi Univ. **Middle Row:** Prof AQ Ansari, JMI, Mumtaz Najmi, Secretary ZFI, Maulana Niaz Ahmad Faruqi, Jamiatul Ulemae Hind, ZFI FELLOWS SUCCESSFUL IN UPSC CIVIL SERVICES (Result declared on 27 April 2018). **Rear Row:** SM Shakil, Vice President ZFI, Irfan Baig Secretary ZFI, Qayamuddin Treasurer ZFI.



www.zakatindia.org

God Helps those who help His cause

ZAKAT FOUNDATION OF INDIA

(In collaboration with Interfaith Coalition for Peace)



www.zakatindia.org

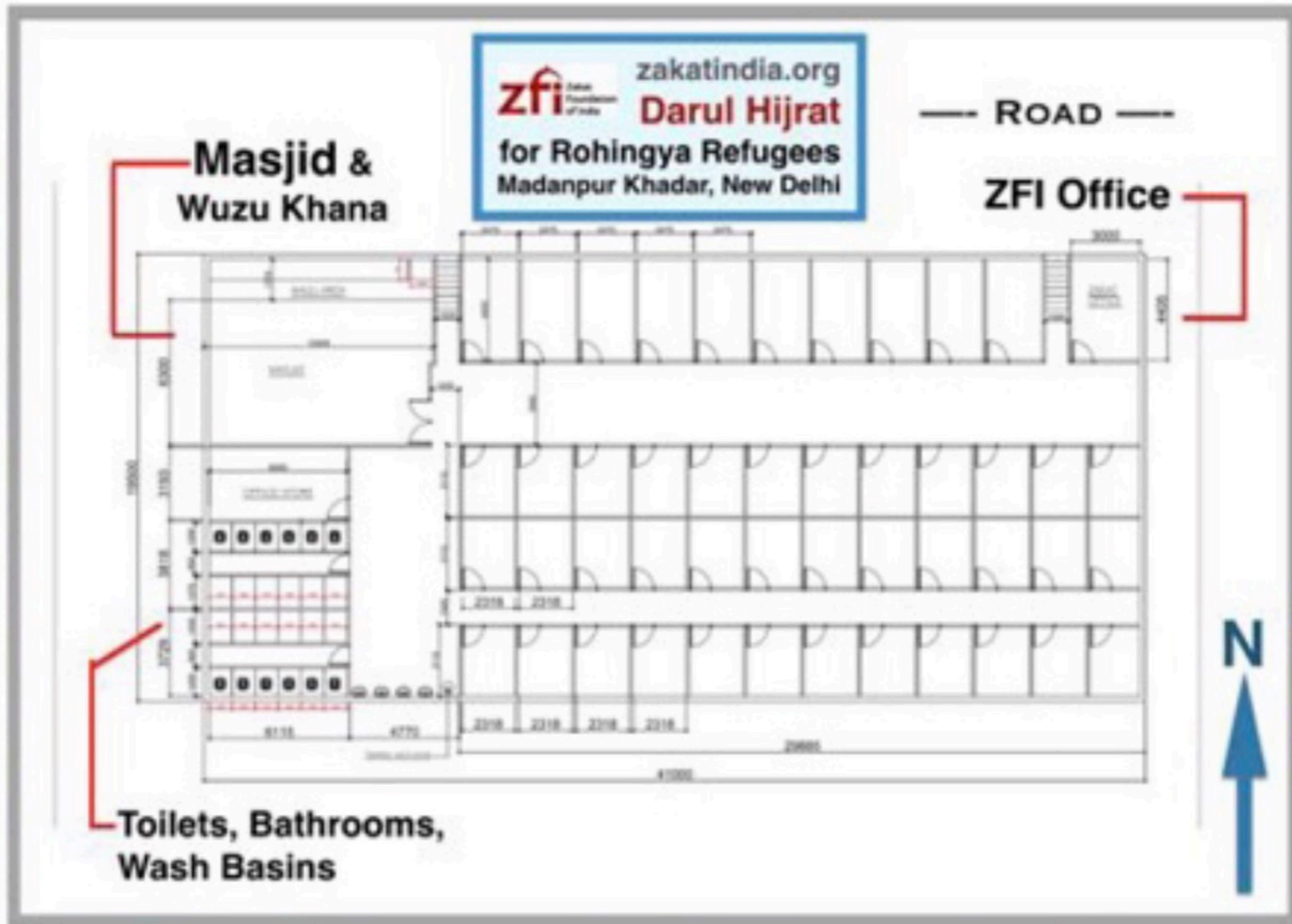
Felicitation of successful ZFI Fellows

Joining the civil service





ROHINGYAS



रोहिंग्या رہنڈیگیا

ZFI'S REHABILITATION PLAN
(after fire on April 15, 2018)



سید کی لوحِ تربت
 اسے کہ تیرا مرغ جاں تائیس میں ہے اسیر
 اسے کہ تیری روح کا طائرِ قفس میں ہے اسیر
 اس چمن کے نغمہ پیراؤں کی آزادی تو دیکھ
 شہر جو اجڑا ہوا تھا اس کی آبادی تو دیکھ
 فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی
 مہر و استقلال کی بحیثیت کا حاصل ہے یہی
 سبکِ تربت ہے مرا گرویدہ تقریر دیکھ
 چشمِ باطن سے ذرا اس لوح کی تحریر دیکھ
 دعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیم دین
 ترک دنیا کو اپنی نہ سکھانا کہیں
 دانہ کرنا فرقہ بندی کے لیے اپنی زباں
 چھپ کے ہے بیٹھا ہوا بگھڑے گھڑ یہاں
 وصل کے اسباب پیدا ہوں تری تحریر سے
 دیکھ! کوئی دل نہ دکھ جائے تری تقریر سے
 محفلِ نو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ
 رنگ پر جو اب نہ آئیں ان فسانوں کو نہ چھیڑ
 تو اگر کوئی مدد ہے تو سن میری صدا
 ہے دلیری دستِ اربابِ سیاست کا عسا
 عرضِ مطلب سے جھک جانا نہیں زیبا تجھے
 نیک ہے نیت اگر تیری تو کیا پروا تجھے
 بندہ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
 قوتِ فرماں روا کے سامنے چپاک ہے
 ہو اگر ہاتھوں میں تیرے خلمہ بجز رقم
 حقیقہ دل ہو اگر تیرا مثال جامِ جم
 پاک رکھ اپنی زباں، تلمیذِ رحمانی ہے تو
 ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!
 سونے والوں کو چگا دے شاعر کے آغاز سے
 فخرین باطل جلا دے شعلہ آواز سے
 (علامہ اقبال)

علی گڑھ میں مجھے کیا کیا ملے!



ڈپارٹمنٹ سے لوئے تو ان کے پاس افریقہ کا ایک لڑکا اپنی بچہ
 کھلتے لے کر آیا وہ ناملہ سے بولے "یار ناملہ اس سے کہہ دو کہ
 اس وقت ہم بہت تنگے ہیں، انگریزی نہیں بول سکتے۔" ویرات
 کو پھر روز وہاں کے کھنڈے جانے کے لیے ہم لوگ گامبھائی کو کھنڈے
 میں پر پہنچانے گئے، چند بجیر دیکھ کر وہ بولے "اے سہمی، ہم
 تو کام سے جا رہے ہیں، یہ سب بچے نہیں کہاں جا رہے ہیں۔" علی
 گڑھ میں میرے دن ہوائیوں کے طلب پر دوست کے یہاں میر
 ملے جاتے تھے، تو وہ ان کی خاطر سیریاں لے کر آیا، وہ پھر کا نظام
 کرتے تھے۔ جب انکس کے پرنسپل نے علی گڑھ میں آفتاب ہال
 کے پر دوست بنے، تو میرے کوئی لڑکا ان کے یہاں نہیں گیا۔
 تقریباً بارہ بچے وہ خود چاروں ہوائیوں میں آئے اور سب کو بہت
 ڈانٹا کہ میرے سہمی پانچ لڑکے ہیں، وہی بچے ہوا کے کسے ہیں تم
 لوگ میرے لئے نہیں آئے؟ تو ہم سب نول کے نول ان کے
 یہاں ملے تھے۔
 سال 2007 میں وزیر اعلیٰ علی گڑھ میں علی گڑھ میں افسر پکار
 خاص کے طور پر کام پر کرنے کے چند برس بعد ہی میں نے
 حکومت ہندی افسری کو غیر باقاعدہ دی۔ سبھی علی گڑھ سے پر فیسر
 صاحبان بڑی محبت سے میرے پاس دلی تحریف لائے اور
 یونیورسٹی کے ہاؤس چائلرس کے قفس میں میرا نام شامل کرنے کے
 لیے میری ایضا چاہی، انہوں نے دست برد نہ کرنا کہا کہ یہ تو میں
 بڑا لائق نہیں اور وہم میں نے ان کی تذر دیکھا، اس وقت ان کے
 ایشور کیے۔
 کیا میں نے اس خاکوں سے کنارہ
 جہاں رزق کا نام ہے آب و دان
 پردوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
 کر کھائیں آشیانہ
 ملک وہ دنیا میں کھنڈے متعدد وہ سب سب علی گڑھ میں
 ذریعہ متفقہ کر کے میرے ذمہ دیکر پرگراموں میں خطاب کرنے
 کا موقع ملا ہے۔ میں نے خصوصاً علی گڑھ میں کیا کہ کارور سگڑ سے
 دلی فائدہ اٹھانے کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو سیریاں کی ضرورت
 لوانی تھی تو ہے۔ لہذا دلی میں ہماری ذاتی رہائش جگہ 1996

میں علی گڑھ میں آفتاب ہال کے میکانک ہوسٹل میں رہتا تھا، واجد بھائی ہمارے
 وارڈن تھے۔ بہت شفقت کرنے والے بڑے بھائی کی طرح پیش آتے تھے۔ بعد میں
 انکس کے ڈاکٹر ظہیر عرف گامبھائی وارڈن بنے۔ وہ اپنے انتہا مزاحیہ انسان ہیں۔ خالد
 ریاست ہاؤس مانیئر تھے۔ گامبھائی گری کی دو پہر میں ڈپارٹمنٹ سے لوئے، تو ان کے
 پاس افریقہ کا ایک لڑکا اپنی چھوٹا بچہ لے کر آیا۔ وہ خالد سے بولے "یار خالد اس سے
 کہہ دو کہ اس وقت ہم بہت تنگے ہیں، انگریزی نہیں بول سکتے۔"

ایم اے میں داخلہ کے لیے خواہش ظاہر کی، تو انہوں نے برجنہ
 بہت مشکل نہ جواب دیا "ہم پیپلے سوچتے تھے کہ تم بڑے لکھے
 لوگ کہاں وہاں سائنس میں بیٹھے ہو۔" ایم اے کے دوران
 پر فیسر صاحب مرحوم بہ منظور جب گھڑ دیتے تھے تو گویا پہل مکتے
 تھے۔ جب ڈپارٹمنٹ کی ٹیکری میں طلبہ ہمیں مامور کرتے تھے تو
 ہر ایک کو سکرا کے جواب دیتے تھے، ٹوٹ مارا، اساتذہ کے مشور
 وکیل اور ملی خدمت میں قومی شہرت یافتہ مشہور مامور صاحب مرحوم
 منظور کی بیٹا مدرا میری کلاس تھو گئیں۔ کئی ضرورت سے ایک
 تحریری درخواست لے کر وہ صاحب کے پاس آئیں، تو انہوں
 میرے لیا جان سید محمود صاحب ایچ ڈی ویکٹ مرحوم و
 منظور نے 1930 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم اے اور اعلیٰ
 اعلیٰ کی ڈگریاں حاصل کی تھیں اور انہوں نے ہم بھائیوں کو بھی
 ڈین مین ہونے پر آمادگی (یعنی 12 ہونے) سے ہمیں پاس کرنے کے بعد
 اعلیٰ تعلیم کے لیے 1963-1977 کے دوران علی گڑھ ہی بیٹھا۔
 ہماری ذمہ داری (Extended family) کی آفتاب ہالوں میں
 بھی متعدد بچوں نے علی گڑھ سے استفادہ کیا اور اب بھی کر رہے
 ہیں، ملک میں ہر گھر گری کی بات ہے۔ میرے باپا ادا تے بڑے
 بھائی سید ذکی حسن انیس مرحوم و منظور ہم سب سے بڑے تھے۔
 گورنمنٹ انٹر کالج، بہرائچ سے میرے ذریعہ 1967 میں بی بی
 ہڈ سے پار ہویں جماعت پاس کرنے پر گھر میں کثرت و شنید
 شروع ہوئی کہ علی گڑھ میں آگے مجھے کیا پڑھنا چاہیے۔ میں اس
 بات حیرت میں رہا، شریک رہا تھا۔ انہیں بھائی کی رائے
 مانتے ہوئے، فیصلہ کے مطابق ایک سال لیا جانے لے مجھے علی گڑھ
 میں بی بی ایس سی (آنرز) میں داخلہ ملا۔ کلاس روم میں گھر کے
 دوران پر فیسر صاحب صاحب آجنگان کی تیسری آف ریلوٹی کی
 زمینی و آسانی مثال دیتے تھے کہ جب حضور اقدس صراحت سے
 دیکھ کر بیٹھے لائے تو ان کے گھر کی کڑی ایس بی بی بی بی ایس سی،
 یعنی کڑی میں ہم تھے پانچ کھنڈے تھے، اس وقت کے دوران
 اعلیٰ کا زبان کا کثرت میں تمام آسمانوں کا حق مژگن ہے۔
 بی بی ایس سی آنرز کے کلاس ٹیوٹر مرحوم اور چاہی علی کے
 ساتھ وہ ہم نشینی کے تعلقات آگے زندگی میں رشتہ داری میں
 تہرل ہو گئے، بعد میں وہ دونوں میرے مزلف بن گئے۔
 دیر پیر پیرا، امتیاز زین، حیدر حسین، سید محمد خالد سے اب بھی
 استفادہ ہوتا ہے مرحوم ہیں۔
 دریا لگا، میری بھئی میں آئے لگا کارگر بی بی ایس سی کے
 سول سروس کے امتحان میں بیٹھا ہے، تو سول سائنس تعلیمی کارگر
 کرنا چاہیے۔ گری کی چھٹیوں میں وہ بار بار ہوا کلاس اندرون خانہ
 اس موضوع پر گفت و شنید ہوتی اور اہا جان نے فرمائے دلی سے میری
 تجویز کو مان لیا۔ علی گڑھ ہاؤس پانچ میں پانچ سال سائنس کے بیٹے
 پر فیسر صاحب مرحوم منظور کے پاس حاضر ہوا اور ان سے

مسودہ کب پیش کیا گیا تھا اور انھوں نے فائل پر کیا حاشیہ لکھا تھا۔ ہاں محکمہ قانون سازی نے صرف اتنی اطلاع فراہم کی ہے کہ یہ معاملہ 8 اگست 1950 کو مرکزی کابینہ میں پیش ہوا اور اسی روز کابینہ نے منظوری دے دی۔ 10 اگست 1950 کو صدر جمہوریہ نے اپنی رضامندی دے دی اور 11 اگست 1950 کو گزٹ میں اس حکم نامہ کی اشاعت ہو گئی۔ اس اطلاع کا منبع وہ رجسٹر بتایا گیا جس میں آئینی احکامات کا اندراج ہوتا ہے اور متعلقہ صفحہ کی نقل بھی دی گئی ہے۔ یہ ایسا ہے کہ خاندان کے فرد کو دشمن انوا کر کے قتل کر دیں اور بعد میں صرف پوسٹ مارٹم رپورٹ دی جائے، تفصیل بتائی ہی نہ جائے کہ قتل کیوں کروا کر کس طرح ہوا اور کس نے کیا۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے، ہمیں لائسنس کے بیچ پڑھنے کے آرٹ کا استعمال کرنا ہوگا۔ یہ بھی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ حق اطلاعات کی طرح کے سخت قانون کے باوجود بھی ملک میں درحقیقت افسر شاہی کے اندرونی ایجنڈے کو ہی برتری حاصل ہے۔ دوسرا اہم نکتہ نکل کے یہ آتا ہے کہ ملت اسلامیہ ہند کو ملک کی افسر شاہی میں مسلم فقدان کا نقصان بھگتنے کا آبشاری سلسلہ 1950 میں ہی شروع ہو گیا تھا اور ہنوز جاری ہے۔ ہم نے اپنی نقاہت کی تشخیص میں 7 دہائیاں لگا دیں۔ یوگی کو چاہیے کہ 1950 کے صدارتی آرڈر کے پیرا 3 میں سے مذہب کی دستور مخالف شرط نکلا دیں، پھر شیڈولڈ کاسٹ کے لیے علی گڑھ و جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ریزرویشن میں مضائقہ نہ ہوگا۔

نوٹ: مندرجہ بالا مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

علی گڑھ و جامعہ ملیہ: یوگی آدتیہ ناتھ کا تساہل عارفانہ

ڈاکٹر سید ظفر محمود

نظریہ



جو جسٹس مشرا کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ 1950 میں صدارتی آرڈر کا پیرا 3 ایک ایسا سیاہ قانون ہے جو انتظامیہ کے ذریعہ دستور ہند کے باہر لکھا گیا اور اس کے بعد پیچھے کے دروازے سے دھکا دے کر دستور میں زبردستی جوڑا گیا ہے۔ اس وجہ سے گزشتہ 7 دہائیوں میں پورے ملک میں مسلمانوں کی زبردست حق تلفی ہوئی ہے۔

کو سونپیں۔ لیکن اس میں ایسی کوئی فائل نہیں ہے جس میں مطلوبہ اطلاع موجود ہونے کے آثار ہوں۔ لہذا وزارت سماجی انصاف و اختیارات سے ان تین میمورنڈموں اور فائلوں کی فہرستوں کی نقلیں مانگی گئیں، جن کے ذریعہ وزارت داخلہ سے فائلیں موصول ہوئیں۔ جواب میں وزارت انصاف و سماجی اختیارات اس بات پر بضد رہی کہ میمورنڈموں اور فائلوں کی فہرست کی نقلیں وزارت داخلہ سے ہی لی جائیں۔

ادھر وزارت داخلہ نے حق اطلاعات قانون کے تحت بھیجے گئے خطوط کی اندیکھی کرتے ہوئے اطلاع نہ فراہم کرنے کے لیے بہانہ بازی کی حد کر دی۔ یہاں تک کہ اپنے مکتوب میں یہی لکھ دیا کہ حق اطلاعات قانون کے تحت اطلاع ٹرسٹ کو نہیں دی جاسکتی۔ حالانکہ مرکزی حکومت کے تمام محکمے مع وزیراعظم دفتر کے ٹرسٹ کو اطلاع فراہم کرتے رہے ہیں۔ خود وزارت داخلہ ٹرسٹ کو دیگر معاملات میں اطلاع فراہم کرتا رہا ہے اور جس کو اطلاع فراہم کی جانی ہے، اس کے لیے قانون میں 'پرسن' (Person) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جبکہ عام شقوں سے متعلق قانون (General Clauses Act) میں 'پرسن' کی تعریف میں 'افراد کا غول' (Body of Individuals) شامل ہے جس میں ٹرسٹ بھی آتا ہے۔ لیکن وزارت داخلہ جانتی ہے کہ لمبی عداوتی کارروائی کے بعد اگر ان کے خلاف فیصلہ ہوتا بھی ہے تو بھی اُس وقت تک بات پرانی ہو چکی ہوگی۔ لیکن معاملے کو ایسے چھوڑنا نہیں ہے، ہمیں تیغ و کفن باندھے رہنا ہے۔ وزیراعظم کے دفتر نے بھی یہ نہیں بتایا ہے کہ وزیراعظم کو

وزیراعظم دفتر سے متعلق ہے، وہ باضابطہ طور پر مہیا کر دی جائے گی۔ دریں اثنا وزیراعظم کے دفتر نے اطلاع دی کہ اس کے ریکارڈ کی بنیاد پر پایا گیا ہے کہ وزیراعظم کے دفتر میں 'ایسی کوئی اطلاع موجود نہیں ہے'۔ پھر وزیراعظم دفتر سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ متعلقہ فائل اور ریکارڈ پی ایم او میں محفوظ نہیں رکھے گئے اور وہ کھو گئے یا یہ سمجھا جائے کہ پی ایم او کی متعلقہ فائل اور ریکارڈ کسی دوسری وزارت یا محکمہ یا کسی اور ہستی کو منتقل کر دیے گئے، اگر ایسا ہے تو اس منتقلی کی مکمل جانکاری دی جائے۔ ان سوالات کا وزیراعظم دفتر سے جواب نہیں آیا۔ ادھر محکمہ قانون سازی نے یہ معاملہ وزارت داخلہ کو منتقل کر دیا، جس نے کہا کہ یہ کام بعد میں وزارت سماجی انصاف و اختیارات کو سونپ دیا گیا تھا۔ وزارت سماجی انصاف و اختیارات نے اپنے خط میں لکھا کہ 1985 سے پہلے تک یہ معاملہ وزارت داخلہ کے تحت آتا تھا۔ ستمبر 2008 میں اپنے تین آفس میمورنڈموں کے ذریعہ وزارت داخلہ نے اپنے سابقہ ایس سی ڈویژن کی کچھ فائلیں وزارت سماجی انصاف و اختیارات

1950 کی بابت دریافت کیا گیا کہ اول تا آخر، اس کا مسودہ تیار کرنے، اس کے ڈھانچے اور وضع قطع تشکیل دینے اور اس آرڈر کو جاری کرنے کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا۔ اس عمل میں جو لوگ شامل تھے، ان کے نام اور عہدے و منصب کی تفصیل مانگی گئی۔ اس ریاضت کے دوران تمام وقوع پذیری و اجماع کی تاریخیں پوچھی گئیں۔ اس کے لیے مختلف صوبوں، مرکز کے زیر کنٹرول علاقوں اور دیگر اشخاص یا اداروں کو اس بابت جو خطوط

جاری کیے گئے اور ان خطوط کے جو جواب آئے ان کی نقلیں مہیا کرنے کے لیے کہا گیا۔ مسودہ تیار کرنے، اس کو بنانے سنوارنے اور اس کو جاری کرنے کے لیے اگر کوئی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں تو یہ تشکیل کس نے کی، ان کمیٹیوں کے اراکین کون کون تھے، ان میں سے کس نے کیا رول ادا کیا، ان سب سے متعلق دستاویزوں کی نقلیں مانگی گئیں۔ جو مینٹننگس ہوئیں ان کی روداد (Minutes) کی نقلیں مانگی گئیں۔ جو توجیہ و موصول ہوئیں ان کی نقلیں بھی دینے کو کہا گیا۔ اس کام کے لیے اول ترین مسودہ کس تاریخ کو تیار ہوا، اس کی نقل مانگی گئی۔ اس کے بعد جب بھی اور جس سطح پر بھی مسودہ میں جو بھی تبدیلیاں کی گئیں، ان کی تفصیل اور ان سب کی نقلیں مانگی گئیں اور دریافت کیا گیا کہ وزیراعظم کو اور پھر صدر جمہوریہ کو مسودہ کس تاریخ کو پیش کیا گیا اور انھوں نے فائل پر کیا حاشیہ لکھا اور کب لکھا۔ وزیراعظم کے دفتر نے یہ عرضی ضروری کارروائی کے لیے وزارت قانون میں محکمہ قانون سازی کو اور وزارت سماجی انصاف و اختیارات کو ارسال کر دی اور یہ بھی لکھا کہ جو اطلاع

آدتیہ ناتھ نے کہا ہے کہ اگر بنارس ہندو یونیورسٹی شیڈولڈ کاسٹ کو ریزرویشن دے سکتی ہے تو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ یہ ریزرویشن کیوں نہیں دے سکتے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے سوال کا جواب سوال میں ہی چھپا ہوا ہے۔ اس سے ان کا مقصد شیڈولڈ کاسٹ کو فائدہ پہنچانا نہیں ہے، بلکہ مسلمانوں کے زخموں کو کریدنا ہے جیسی ان کی عادت رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ 1950 میں صدارتی آرڈر کے ذریعہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو ریزرویشن کے دائرے سے مذہب کی بنیاد پر بے دخل کر دیا گیا تھا اور ایسا کیا جانا دستور ہند کی روح اور خصوصاً آرٹیکل 15، 16، 25 کے خلاف ہے۔ جسٹس مشرا کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ 1950 میں صدارتی آرڈر کا پیرا 3 ایک ایسا سیاہ قانون ہے جو انتظامیہ کے ذریعہ دستور ہند کے باہر لکھا گیا اور اس کے بعد پیچھے کے دروازے سے دھکا دے کر دستور میں زبردستی جوڑا گیا ہے۔ اس وجہ سے گزشتہ 7 دہائیوں میں پورے ملک میں مسلمانوں کی زبردست حق تلفی ہوئی ہے، جبکہ غیر مسلم پسماندگان کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی صحت اب خوب فریب ہو چکی ہے لیکن نتیجتاً اور اس کے برعکس آج کے ہندوستانی سماج میں باقی سب کے مقابلے میں مسلمان بری طرح پسماندہ ہو گئے۔ یہ معلوم ہونا بھی بہت ضروری ہے کہ 1950 میں مسلمانوں کی بے دخلی کا یہ فیصلہ کیوں اور کن حالات میں لیا گیا۔ اس سلسلہ میں 2010 میں حق اطلاعات قانون کے تحت ایک عرضی زیڈ ایف آئی نے وزیراعظم کے دفتر کو بھیجی تھی۔ اس میں درج فہرست ذاتوں کے آئینی حکم نامے [Constitution (Scheduled Castes) Order,

दलितों से कृत्रिम मोह की आड़ में योगी का अल्पसंख्यकों पर हमला

डा० सैयद ज़फ़र महमूद

योगी आदित्यनाथ ने पूछा है कि यदि बनारस हिंदू विश्वविद्यालय अनुसूचित जातियों को आरक्षण देता है तो अलीगढ़ मुस्लिम विश्वविद्यालय तथा जामिया मिल्लिया इस्लामिया ऐसा क्यों नहीं करते। वास्तविकता में इस प्रश्न का उत्तर योगी जी को भली भाँति मालूम है लेकिन प्रश्न पूछने का उनका लक्ष्य जानकारी प्राप्त करना नहीं है बल्कि चुनाव में मतदान के समय सामाजिक धुवीकरण की अपनी राजनीति को आहार प्रदान करना है।

अनुच्छेद 341 तथा संविधान (अनुसूचित जाति) आदेश 1950

2. योगी जी जानते हैं कि संविधान में 'अनुसूचित जातियों' को आरक्षण इस कारण दिया गया है क्योंकि वह लोग सामाजिक, आर्थिक व शिक्षा के क्षेत्रों में अन्य सभी लोगों की तुलना में बहुत पीछे थे। वह यह भी जानते हैं कि संविधान में अनुसूचित जाति की परिभाषा नहीं दी गई है अपितु अनुच्छेद 341 में लिखा है कि राष्ट्रपति बताएँगे कि अनुसूचित जाति में कौन लोग आते हैं। योगी जी यह भी जानते हैं कि 'संविधान (अनुसूचित जाति) आदेश 1950' में समाज के तथाकथित निचले स्तर के सभी पेशवरों की प्रांतानुसार सूचियाँ लगाई गई हैं जैसे भंगी, चमार, लोहार, नाई, दर्जी इत्यादि और लिखा गया कि यही लोग अनुसूचित जाति कहलाएँगे।

धर्म की असंवैधानिक शर्त

3. लेकिन उस आदेश के पैरा 3 में लिख दिया गया "शर्त यह है कि वह हिंदू हों"। उस के छः वर्ष बाद 1956 में 'हिंदू' के साथ 'सिख' जोड़ दिया गया। फिर 1990 में उनके साथ 'बौद्ध' भी जोड़ दिया गया। तात्पर्य यह है कि यदि भंगी, चमार, लोहार, नाई, दर्जी इत्यादि मुसलमान या ईसाई हैं तो उन्हें आरक्षण का लाभ नहीं दिया जाए गा।

68 वर्ष में करोड़ों मुसलमानों व ईसाइयों का भारी नुकसान हुआ

4. इसका परिणाम यह हुआ कि यदि मेरे पूर्वज पिछली कई शताब्दियों से भंगी, चमार, लोहार, नाई, दर्जी इत्यादि रहे हैं जिसके आधार पर उन के विरुद्ध सामाजिक भेदभाव होता रहा है और

आज मैं चाहता हूँ कि मैं संसद की आरक्षित सीट पर चुनाव लड़ूँ तो मुझे इस्लाम धर्म छोड़ कर उपर्युक्त तीन पक्षपात पर आधारित समर्थन युक्त धर्मों में से किसी एक में धर्मपरिवर्तन करना हो गा। इस कारण से 1950 से अब तक करोड़ों मुसलमानों व ईसाइयों का बहुत नुकसान हुआ है।

संविधान पर काला धब्बा - न्यायाधीश रंगनाथ मिश्रा

5. योगी जी यह भी जानते हैं कि उच्चतम न्यायालय के न्यायाधीश रंगनाथ मिश्रा ने अपने सरकारी आयोग की 2008 की रिपोर्ट में लिखा है कि संविधान (अनुसूचित जाति) आदेश 1950 का पैरा 3 संविधान पर एक काला धब्बा है, यह प्रावधान शासन के द्वारा पीछे के दरवाजे से बलपूर्वक धकेल कर संविधान में घुसा दिया गया है तथा यह संविधान के अनुच्छेद 14, 15, 16, 25 तथा 29 की अवहेलना करता है।

संविधान की सुंदरता के लिए अभिशाप - उच्चतम न्यायालय

6. प्रसिद्ध मुकदमे महाराजा माधवराव बनाम भारत सरकार में उच्चतम न्यायालय ने कहा कि संविधान (अनुसूचित जाति) आदेश 1950 का पैरा 3 भारतीय संविधान की सुंदरता के लिए अभिशाप है। इस निर्णय का हवाला देते हुए जस्टिस मिश्रा ने अपनी रिपोर्ट में लिखा है कि राष्ट्रपति को संविधान ने अधिकार नहीं दिया है कि वह किसी भी नागरिक को कोई धर्म विशेष अपनाने या न अपनाने के लिए प्रोत्साहित करें।

मुसलमानों व ईसाइयों के विरुद्ध पक्षपात

7. दूसरे प्रसिद्ध मुकदमे सूसाई बनाम भारत सरकार में उच्चतम न्यायालय ने कहा कि धर्मांतरण के बाद भी व्यक्ति की जाति बनी रहती है। इंदिरा साहनी मुकदमे में उच्चतम न्यायालय ने कहा कि जाति का मनोभाव हिंदू धर्म तक सीमित नहीं है, यह रिस कर आरपार निकल जाता है और इस प्रकार सभी धर्मों के अनुयाइयों में व्याप्त होता है। जस्टिस मिश्रा ने यह भी लिखा कि सिख तथा बौद्ध धर्मों में जातिवाद नहीं है फिर भी उन धर्मों के अनुयाइयों को आरक्षण का लाभ प्राप्त है।

8. इन आधारों पर जस्टिस रंगनाथ मिश्रा ने अपनी रिपोर्ट में लिखा कि संविधान (अनुसूचित जाति) आदेश 1950 का पैरा 3 मुसलमानों व ईसाइयों के विरुद्ध प्रतिरोधी भेदभाव का श्रोत है।

मुसलमानों का शैक्षिक स्तर अन्य से नीचा है: मुख्य न्यायाधीश राजिंदर सचर

9. योगी जी यह भी जानते हैं कि प्रधान मंत्री द्वारा नियोजित दिल्ली के मुख्य न्यायाधीश राजिंदर सचर की अध्यक्षता वाली उच्च स्तरीय कमिटी ने प्रमाणित सरकारी आँकड़ों के आधार पर रिपोर्ट

कर दिया कि भारत में मुसलमानों का शैक्षिक, आर्थिक तथा सामाजिक स्तर शेष सभी धर्मों के अनुयाइयों तथा अनुसूचित जातियों की तुलना में काफी नीचा है।

शिक्षा संस्थानों में अल्पसंख्यकों को 15 प्रतिशत आरक्षण मिले: मिश्रा कमिशन

10. जस्टिस मिश्रा ने अपनी रिपोर्ट में यह भी लिखा है कि न्यायालयों के फैसलों के बल से अल्पसंख्यकों द्वारा स्थापित शिक्षा संस्थाओं में अल्पसंख्यकों के लिए आरक्षण को अधिकतम 50 प्रतिशत तक सीमित कर दिया गया है और इस प्रकार शेष 50 प्रतिशत को वस्तुतः बहुसंख्यकों के लिए निर्धारित कर दिया गया है। उसी समरूपता से उन सभी शिक्षा संस्थाओं में जो अल्पसंख्यकों के द्वारा स्थापित नहीं किए गए हैं न्यूनतम 15 प्रतिशत आरक्षण अल्पसंख्यकों को दिया जाना चाहिए।

11. अतः योगी आदित्यनाथ अगर चाहते हैं कि मुसलमानों द्वारा स्थापित अलीगढ़ मुस्लिम विश्वविद्यालय तथा जामिया मिल्लिया इस्लामिया में भी अनुसूचित जातियों को आरक्षण दिया जाए तो उन्हें चाहिए कि संविधान (अनुसूचित जाति) आदेश 1950 में से पैरा 3 को निकलवा दें और साथ ही देश की उन सभी शिक्षा संस्थाओं में जो अल्पसंख्यकों के द्वारा स्थापित नहीं की गई हैं न्यूनतम 15 प्रतिशत आरक्षण अल्पसंख्यकों को दिलवा दें। उस के बाद अलीगढ़ मुस्लिम विश्वविद्यालय तथा जामिया मिल्लिया इस्लामिया में अनुसूचित जातियों को आरक्षण हम दिलवाएँगे।



**Debate reg AMU
at Hashtagneews**

عالم نے قوموں کی تقدیر کو افراد کے تابع کر دیا ہے۔ لہذا جن افراد کو قومی اداروں کی سرپرستی یا کفالت براہ راست یا بالواسطہ حاصل رہتی ہے ان کی اخلاقی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مستقبل میں آنے والی نسلوں کی فلاح کے لئے قوم کی بہتر نشوونما میں منصوبہ بند طریقہ سے زیادہ متحرک ہو کر حصہ لیں۔ ہمارے ملک عزیز ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں اور لیڈر کسی طبقہ سے متعلق قومی سطح کے نمایاں اداروں کو اس لئے زیادہ خاطر میں لاتے ہیں کہ ایسا کرنا ان کے سیاسی مفاد میں ہے۔ فروری 2013 میں یوپی اے کی صدر نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ آخر وقت میں موسم کی خرابی کی وجہ سے وہ وہاں نہیں جاسکیں پھر بھی ٹیلی کانفرنس کے ذریعہ انھوں نے کانویشن کو خطاب کیا کیونکہ مئی 2014 میں یا اس سے قبل ان کی پارٹی کو مسلمانوں کے ووٹ چاہئیں۔ وہ جانتی ہیں کہ مسلمان سرسید کی قائم کردہ اس رشک انگیز درس گاہ سے کتنی والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ لیکن کیا ہم علی گڑھ کے موجودہ و سابق طلباء اساتذہ و دیگر کارکن اپنی انفرادی زندگی میں ادارہ سے ذاتی استفادہ کا پورا حق ادا کر رہے ہیں؟ یا بانی درس گاہ کے تئیں ہم میں سے زیادہ تر کا جذبہ نمک حلائی کا ولولہ ہماری خود فراموشی ناشکری یا کسی مشرکانہ خوف پر بلی چڑھ گیا۔ سرسید نے صرف ادارہ نہیں بلکہ علی گڑھ تحریک قائم کی تھی۔ ان کی آرزو تھی کہ ان کی تحریک صدیوں تک مسلمانان ہند کو ملک سے ملت کے حقوق دلوانے کے تئیں فعال بنائے رکھے۔

مولانا علی میاں نے اپنی کتاب 'تاریخ دعوت و عزیمت' میں لکھا ہے کہ مولانا روم کے زمانہ میں جابرانہ سلطنتوں کے اثرات، سلسلہ وار مظالم اور جنگوں کے نتیجے میں عام انسانوں میں

علی گڑھ تحریک اور 2014 کا انتخابی پس منظر

جائزہ

ڈاکٹر سید ظفر محمود

زندگی سے بیزاری، مستقبل سے مایوسی اور احساس کمتری پیدا ہو گیا تھا اور انسان خود اپنی نگاہ میں موجب رسوائی ہو گیا تھا۔ خود شناسی اور خود نگری، جس پر حرکت، جدوجہد اور کشمکش موقوف ہیں ایک اخلاقی جرم سمجھی جانے لگی تھی۔ انسان اپنی وسعتوں سے غافل ہو گیا تھا، وہ اپنی ترقی انسانیت میں نہیں بلکہ ترک انسانیت میں سمجھنے لگا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک مغربی فلسفہ اور دنیا میں مغرب کی معاشی قیادت کے دور میں انسان نے اپنے کو پیداوار کا ایک آلہ، ایک بے جان مشین اور ایک ترقی یافتہ حیوان سمجھا جو اپنے مادی تقاضوں کو پورا کرنے اور بازار کے لئے نفع بخش مال تیار کرنے کو اپنے ضمیر کی آواز پر فوقیت دینے لگا۔

اس بے کیفی کے نتیجے میں مشرقی مسلمانوں میں یاس و بدشگونی، انکار ذات، اپنی قدر و قیمت اور عظمت و شرافت سے وہ نا آشنائی اور بیگانگی پیدا ہوئی جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں سے قیادت کی باگ نکل گئی اور وہ مغرب کے سیاسی و ثقافتی استعمار (Political & cultural colonization) کے سائے میں آ گئے۔ ان مجموعی حالات نے مشرق کے مسلمانوں کو ایسا 'مرد بیمار بنا کر رکھ دیا جو خود اپنی نگاہوں میں بے حیثیت ہو گیا۔ مولانا علی میاں لکھتے ہیں کہ اس مغربی نظام میں صاحب ضمیر اور صاحب ایمان انسان کے اندر حالات کو بدلنے کی معجزانہ قوت اور مرد مومن میں چھپی ہوئی مخفی صلاحیتوں سے چشم پوشی کی گئی۔ مرد مومن

کی اولوالعزمی، مہم جوئی، خلوص و بے غرضی، اس کی پاکدامنی و پاکیزگی، مصنوعی معیاروں اور غیر حقیقی

اکثریت پہچانا بھول گئی۔



کیسویں صدی کے اوائل کے ہم ہندوستانی مسلمانوں کی

انفرادی حالت اس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے۔ اسی لیے ملت سماج کی عمیق گہرائی میں پڑی ہے۔ ہم کو مولانا رومی کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے تقدیر پرستی چھوڑنی ہوگی، ہمیں اپنے لیے خود شکستگی کے آسان اور آرام دہ اختیاری انتخاب سے گریز کرنا ہوگا۔ طے کرنا ہوگا کہ ہمیں کمزور قوم بن کے رہنا ہے یا مساوات کے حق و دعویداری کا مضبوط پیکر بن کے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں کہ اگر کوئی قوم اپنی موجودہ تقدیر سے اکتائی ہوئی ہے تو وہ بہتر تقدیر کے حصول کے لیے جدوجہد کر سکتی ہے۔ بقول پروفیسر محمد منور (مصنف اقبال اور قرآنی دانش) یہ دقیق نکتہ اس اسلوب میں مضمر ہے کہ تم اپنے کو بدل دو تو تمہاری تقدیر بدل جائے گی۔ تم اگر شبنم کی ناعاقبت انگیز بوند بن کر اس دنیا میں رہنا پسند کرو گے تو تم جلد ہی زمین پر گر کر نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ لیکن اگر تم نے طے کر لیا کہ تم سمندر بنو گے تو تم غالب اور ہمیشہ زندہ و آباد رہو گے۔ اسی طرح اگر تم دھول کا ذرہ بن کے رہنا پسند کرتے ہو تو تقدیر تمہیں تیز ہواؤں کے حوالے کر دے گی۔ لیکن اگر تم نے عزم مصمم کر لیا کہ تم پتھر بنو گے تو تمہیں شیشوں کو چکنا چور کرنے کے

قدروں سے گریز اور غیر فطری خوف و دہشت سے پرہیز کی قدر اپنے کو مسلمان کہنے والے لوگوں کی بڑی

حوصلہ والی تقدیر مل جائے گی۔ معلوم ہوا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی پسند کی تقدیر کا انتخاب کر سکتا ہے لیکن اس کی مطابقت سے اسے سوچی سمجھی پیش قدمی اور جفاکشی کرنی ہوگی۔ افراد کی اسی مجموعی 'پسند' کے بموجب ملک میں ملت کا مقام بنے گا۔ ہم سرسید تحریک کے سپاہیوں کو یوپی اے صدر کی علی گڑھ میں موجودہ دلچسپی کو خود میں ایک مقصد سمجھ کر اس پر اکتفا نہیں کر لینا چاہیے۔ بلکہ اس کو ایک خوش نماسنگ میل مان کر 2014 کے پارلیمانی انتخابات کے پیش نظر آگے کی ملٹی کارروائی کے لیے ہمیں تاریخ وار منصوبہ بندی (Time-bound Action Plan) کرنی ہوگی۔ مسلمانوں کے ووٹ کے بدلے ہمیں مسلم دوست سیاسی جماعتوں سے اپنی مانگوں کے لیے چارٹرڈ دو حصوں میں تقسیم کرنا ہو گا: (i) ایک بجٹ 2013 سے شروع ہو کر 2014 کا انتخابی ضابطہ لگنے تک اور (ii) دوسرا 2014 کے پارلیمانی الیکشن میں امیدواروں کی فہرست میں مسلمانوں کی مناسب نمائندگی سے شروع ہو کر 2014-2019 کے دوران و دیگر طویل المیعاد مسلمانوں کے ارتقا سے متعلق۔ اس پروجیکٹ کو علی گڑھ تحریک کا جزا مانتے ہوئے علی گڑھ برادری کو مسلسل عملداری کرنی ہوگی۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو آنے والی پشتوں کے حق میں ہم آج ملکی زندگی کے دریا میں تلام پیدا نہیں کر سکیں گے۔ پھر ہم میں سے ہر فرد اپنے اپنے انفرادی مقام پر موتی یا سیپ کی حیثیت بھی رکھتا ہو تو ملت کے کس کام کا، آخر کار ہماری حیثیت بارش کی ایک بوند سے زیادہ تو نہیں رہ جائے گی! بقول علامہ اقبال:

جس سے دل دریا متلاطم نہیں ہوتا اے قطرہ نیساں وہ صدف کیا، وہ گہر کیا

حالانکہ

آج کل ہم ملک کے سیاسی اُفق پر بے قرار ہیں پھر بھی ہمیں اس ایمانی مفروضہ پر یقین محکم رکھنا ہے کہ ہر تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔ سرسید کا یوم پیدائش ابھی گزرا ہے، ہم نے ملک و دنیا میں خوب ڈنر کھائے، پر جوش محفلیں آراستہ کیں، مکالمے منعقد کیے، اخبارات میں مضامین پڑھے وغیرہ۔ میں سوچ رہا تھا کہ ہم نے اس مرد درویش کا کتنا قرض اتارا ہے؟ ہم نے کتنی ذاتی تنگ و دوکی ہے ملت کی فلاح و بہبود کے لیے؟ کم از کم ہم وکی پیڈیا (Wikipedia) پر سرسید سے متعلق غلط بیانی کو تو وقتاً فوقتاً ترمیم کر رہی سکتے ہیں۔ اس کے فوراً بعد میں پروگرام کے مطابق لکھنؤ گیا جہاں ارم کالج اور کرامت حسین ڈگری کالج میں کثیر تعداد میں طلباء طالبات کو سول سروس کی طرف مائل کرنے کی غرض سے دو عدد دست بندی پروگرام (Orientation Program) منعقد کیے گئے۔ وہاں تانناک چہروں والے سیکڑوں متحرک نوجوانوں نے ہر مغز سوالات کیے۔ اکابرین شہر کے مختلف گروپوں کے ساتھ چارٹیشننگیں ہوئیں جن میں ملت کے مسائل اور ان کے حل پر غور کیا گیا اور اس کی فلاح کے لیے فیصلہ کن پروگرام بنائے گئے، ان پر عمل کرنے کے لیے لائحہ عمل تیار کیے گئے اور فوری طور پر کام شروع کرنے کے لیے ایک ایڈ ہاک گروپ تشکیل دیا گیا جس میں سرمایہ دار، چارٹرڈ اکائمنٹس، ماہر تعلیمات، عالم دین، جائیداد کے فروختکار، سبکدوش افسر شاہ، و ڈاکٹر شامل ہیں۔ یہ گروپ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کے طرز پر اور اس کے زیر سرپرستی زکوٰۃ، صدقہ، انفاق امداد اور قرض الحسنہ کے زمرہ میں رقم کی منظم وصولیابی اور شریعت مشاورتی کاؤنسل کی دیکھ رکھ میں اس رقم کے ادارہ ساز استعمال کو عمل میں لائے گی۔ جلد انشا اللہ اس کا دفتر اسی کے ذریعہ قائم کردہ زکوٰۃ ہاؤس میں منتقل ہو جائے گا۔

ساتھ ہی یہ گروپ مسلمانوں کے سماجی مفاد اور ان کے آئینی حقوق کی بازیابی کے لیے منظم جدوجہد بھی کرے گا۔ قابل ترین مسلم طلباء و طالبات کی نشاندہی کر کے ان کی بہترین کوچنگ کا انتظام کیا جائے

آئینہ..... اس درضا

ہر شخص کی آنکھوں میں اُلقت کی چمک آئے
نفرت کا تعصب کا منہ اور بھی کالا ہو
دیوالی مبارک ہو ہنس ہنس کے کہیں ہم بھی
خوشحالی محبت کا ہر سمت اُجالا ہو

سرسید کو خراج عقیدت اور قومی ملی انا

تجزیہ

ڈاکٹر سید ظفر محمود



ہمیں اپنے من میں ڈوب کر زندگی کا سراغ تلاش کرنا ہے۔ اگر ہم محفل میں شریک ہی نہیں ہوں گے تو قصور تو ہمارا

ہی ہونا۔ ہماری جنت ہمارے سوز جگر میں پنہاں ہے۔ ہماری ہستی دانا و توانا ہے اور ہم چمنستان کی ہیئت ضرور بدلیں گے۔ کچھ اہل وطن غلط فہمی میں ہیں کہ ہماری کشتی بہنور میں ہے ایسا مرگز نہیں ہے، وہ موجیں تو دراصل ہمارے عزم کا طواف کر رہی ہیں۔

اپنے در ماندہ کارواں کو لے کے ضرور نکلیں گے اور ہمارا نفس شعلہ بار ہی رہے گا۔ اب صرف چشم کو نم کرنے اور جان کو شوریدہ کرنے سے کام نہیں چلے گا اور ملت سے ہمارا پوشیدہ عشق اب کافی نہیں ہے بلکہ اب تو ہمیں بازار میں پابجولاں چلنا ہوگا۔ یہ بھی یاد کیا گیا کہ سرسید نے ایک ہند برطانیہ تنظیم بھی قائم کی تھی۔ انھیں برطانیائی سامراج بالکل پسند نہیں تھا، لیکن انھیں اندازہ تھا کہ مستقبل قریب میں ملت اسلامیہ ہند اس کو ہٹا کے دوسری حکومت لے آنے کی اہلیت نہیں رکھتی تھی، انھوں نے صلح حدیبیہ کی مصلحت کے ہر زاویہ پر غور کیا اور اس کی حکمت عملی کے قائل ہو گئے۔ اسی لیے انھوں نے افراد ملت کو ساتھ لیا اور فرنگیوں پر اپنے غصہ کو بالائے طاق رکھ کر ان کی طرف مخالفانہ رویہ کو ملی مفاد کی خاطر جنگ بندی میں تبدیل کرنے کی پالیسی بنائی۔ لکھنؤ میں مجھے اطمینان ہوا کہ اس سال سرسید کو ہم نے صحیح معنوں میں خراج عقیدت پیش کر دیا۔

گا۔ مسلمانوں تک سرکاری فلاحی اسکیموں کی رسائی کا معقول انتظام کیا جائے گا۔ مسلم اثر والے انتخابی حلقوں میں مسلمانوں کا ووٹ محکم رکھنے کے لیے عوام کی رہنمائی کی جائے گی۔ شیڈولڈ کاسٹ کی تعریف میں سے مذہب کی قید کو حذف کرنے کی تنگ و دوکی جائے گی۔ مہاجرین کی کفالت سے متعلق سورہ حشر میں خدائی احکامات کی روشنی میں قدرتی آفتوں یا فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے بے گھر ہوئے لوگوں کی آباد کاری کے لیے کوشش کی جائے گی۔ عوام کو آگاہ کرایا جائے گا کہ سورہ بقرہ کی آیت 276 میں اللہ نے ربا کی رحمت سے محرومیت کو صدقہ کی انفرادی و ملی شادمانی سے جوڑا ہے۔ لکھنؤ کی ان میٹنگوں میں مقررین کے ذریعہ ذہنی بازخوانی کی گئی کہ قرآن کریم میں اللہ نے بتایا ہے کہ انسانیت کی تخلیق اس لیے کی گئی ہے کہ پروردگار فیصلہ کرے کہ ہم میں سے کون زیادہ انہماک سے اس کی مخلوق کی زندگی بہتر بنانے کی جدوجہد میں لگا رہا۔ یہ کہ ہمارا پیدا کرنے والا خود ہمیشہ کام

میں مصروف رہتا ہے اور اس نے اپنی روح ہمارے اندر پھونکی ہے، لہذا ہمیں اس کے اوصاف میں سے اپنا حصہ لے لینے کی کاوش میں لگے رہنا چاہیے۔ یہ کہ کائنات ابھی ناقص ہے اور ہر جانب سے کن فیکون کا ورد ہمارے کانوں میں گونج رہا ہے۔ لہذا کوئی بڑا کام کرنے کے لیے ہمارا سکندر ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہمارے سینہ میں تمام سامان موجود ہے اور ہم اپنا آئینہ خود بنا سکتے ہیں۔

وقت معینہ کے اندر مسلمانوں کے یہ چار کام کرنے کے لیے تحریری وعدہ کرتی ہے تو باری مسجد پر گت و شنید کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کے لیے مسلمان غور کر سکتے ہیں۔

پارلیمنٹ و مہاراشٹرا اور ہریانہ کے اسمبلی الیکشن کے نتیجوں سے خوش طبعی حاصل کر کے آر ایس ایس کے اندر اب خود اپنے لیے سیاسی طاقت کا نیا شعور ابھرتا ہوا نظر آنے لگا ہے۔ اس کے رہنما ملک کے سماجی آئین پر زینت افزا ہونے لگے ہیں۔ یہی چوکھٹ ہے آر ایس ایس کی تنظیمی طاقت میں کمزوری پیدا ہونے کی شروعات کی۔ تنظیم کے سماجی اور سیاسی پیکھوں میں باہمی رقابت سطح پر جھلکنے لگی ہے۔ ہمیں موقع کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ آر ایس ایس کی قیادت خوب سمجھ بوجھ رکھتی ہے کہ 2014 کے پارلیمانی الیکشن میں مسلم ووٹ، جو قومی ووٹ کے ساتویں حصہ سے زیادہ ہے، کا انتخابی میٹرکس (Electoral matrix) میں حاشیہ پر رہ جانا اتنا قیہ تھا ضروری نہیں کہ اگلے الیکشن میں پھر ویسا ہی ہو۔ ان دونوں وجوہات سے آر ایس ایس فی الحال مسلمانوں کی طرف سے پھینکے گئے کسی پانے کا غالباً خیر مقدم کرے گی۔ تو اگر اس حکمت عملی سے ملت کے قومی مقام میں فروتنی آتی ہے تو اس پر مسلمانوں کو غور کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔ اُس صورت میں گت و شنید کی جائے۔ وقوع صرف دھرم گروؤں کے درمیان محدود نہیں رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے کہ 2014-15 کی ملی انا کی اپنی اہمیت ضرور ہے مگر ہم بصیرت افزا لوگ ہیں ہمیں اپنی فی الوقت انا کو 200-100 برس بعد کے قومی ملی مفاد کے ترازو میں بھی تولنا ہوگا۔

نوٹ: مندرجہ بالا مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسلم یونیورسٹی کو رسوا کرنے کی کوشش

ڈاکٹر سید ظفر محمود

تجزیہ

طالبات جا سکیں جو اس کے لیے پہلے سے رجسٹر میں اندراج کرادیں۔ مولانا آزاد لائبریری کے کیٹلوگ کو یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر آن لائن کر دیا جائے اور اس کی ہر دن تجدید ہوتی رہے۔ ویمنس کالج کی طالبات کو سہولت دی جائے کہ وہ آن لائن کتابوں کی فرمائش کر سکیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے یونیورسٹی کو مولانا آزاد لائبریری شعبوں کی سمینار لائبریریوں اور ویمنس کالج و دیگر کالجوں کی لائبریریوں میں تمام کتابوں کو ڈیجیٹل شکل دینے کے لیے منصوبہ تیار کر کے مرکزی وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کو بھیج کر اس کی پیروی کرنی چاہیے۔ دریں اثنا یونیورسٹی کے پاس جتنی گنجائش ہو، اس کا استعمال کر کے یہ کام کسی حد تک شروع تو کر ہی دیا جائے۔ میں انٹرفیو کو کیلیشن فار پریس کا بھی صدر ہوں، اس کی جانب سے ویمنس کالج کی لائبریری میں آن لائن کمپیوٹر سہولت کی دستیابی کے لیے ایک لاکھ روپے کی رقم کی پیش کش کرتا ہوں۔ یونیورسٹی کو ملک و دنیا کی بہترین لائبریریوں کے ذمہ داروں کو ای-میل کے ذریعہ لکھنا چاہیے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی آپ کی لائبریری سے ڈیجیٹل طور پر استفادہ کرنا چاہتی ہے۔ اس فہرست میں ہارورڈ، آکسفورڈ اور کیمبرج کے علاوہ بے این یو ڈی یونیورسٹی بی ایچ یو ایس تمام آئی آئی ٹی وغیرہ کی لائبریریوں کو بھی شامل کیا جائے۔ ہارورڈ یونیورسٹی میں ان شاء اللہ میرے بیٹے معاون ہوں گے۔ یونیورسٹی کے کچھ ہالوں میں ایل سی ڈی پروجیکٹر کا انتظام کیا جائے۔ یونیورسٹی کی ویب سائٹ کو انٹرایکٹو بنایا جائے اس پر آن لائن تعلیمی مقابلے منعقد کیے جائیں۔ بیمنس یاد رکھنا چاہیے کہ آج کے زمانہ میں کمپیوٹر کا کی بورڈ ہی وہ قلم ہے، جس کا ذکر پروردگار نے پہلی وحی میں کیا ہے اور یہ کہ ہماری شہادت کی انگلی کے اوپر کے پور میں آج ساری کائنات سمائی ہوئی ہے۔

کرنے، خطرہ میں ڈالنے، اڑچن پیدا کرنے، توہین کرنے، مجروح کرنے، دھمکانے، دشمنی ڈالنے، نفرت پیدا کرنے یا بدگمانیاں ڈالنے کے مقصد سے کمپیوٹر یا کسی دوسرے آلہ سے ترسیل کیے گئے ہوں۔ اس طرح لاء کمیشن نے ہندوستان کے عوام کے سامنے دو اہم سوال کھڑے کیے ہیں کہ کیا قابل اعتراض مواد کی اشاعت پر پابندی لگانے یا اسے روک دینے کا اختیار رکھنے والے ادارے کی ضرورت ہے؟ اگر ہاں تو ایسا ادارہ خود مختار ہو یا اسے قانونی اختیارات تفویض کیے جائیں۔

میڈیا کی ضابطہ بندی سے متعلق یونیسکو کے 2011 کے دستاویز میں جامع و متناسب خبر نگاری اور عدم ہراسانی کو صحافت کے لازمی عناصر میں شامل کیا گیا ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی لائبریری کے تازہ معاملہ کی خبریں لگاتے ہوئے قومی میڈیا یونیورسٹی کے طلباء و اساتذہ کے مردوں اور عورتوں پر مشتمل اس پرہجوم مظاہرے کو غائب کر گئی، جو رائی کا پہاڑ بنانے پر میڈیا کے خلاف کیا گیا۔ بلکہ میڈیا کے زیادہ تر لوگ یونیورسٹی کی غلط تصویر پیش کرنے میں ہی لگے رہے۔ لیکن میڈیا کے اس قصور کے باوجود یونیورسٹی کو کیسپس میں اخبار نویس کی آمد پر پابندی نہیں لگانی چاہیے بلکہ اس کے بجائے حقائق کو مثبت طریقے سے سامنے لانے کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو قانونی کارروائی بھی کرنی چاہیے۔ بہر حال اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستان میں بھی میڈیا کے لیے ایک مختص (Ombudsman) تعینات کیا جائے جیسا کہ شمالی و جنوبی امریکہ، یورپ اور مشرق وسطیٰ و ایشیا کے کچھ حصوں میں ہو چکا ہے۔

ادھر مسلم یونیورسٹی کے ویمنس کالج میں لائبریری کو اتنا ہی شاندار اور وسیع بنایا جائے جتنی مولانا آزاد لائبریری ہے اور ریڈنگ روم وغیرہ کی اتنی ہی سہولتیں دی جائیں۔ اس کے علاوہ گاہے بگاہے یعنی مہینہ میں ایک دو دفعہ دن کے مقررہ اوقات میں ویمنس کالج اور مولانا آزاد لائبریری کے درمیان شل بس چلا دی جائے، جس میں وہ



میڈیا کے ان اصحاب کو حقوق نسواں کی اگر صحیح معنوں میں فکر ہے تو انہیں بچیوں کی جینس کشی (Feticide)، جھیز سے متعلق اموات اور قانون ساز ایوانوں میں خواتین کے لیے ریزرویشن نہ ہونے جیسے خواتین مخالف معاملات کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھانی چاہیے۔ میڈیا یقیناً جمہوریت کو زمینی سطح پر مضبوط کرنے کا کام کرتا ہے لیکن اسے چاہیے کہ وہ ملک میں بڑھتے ہوئے طبقاتی تعصب سے اپنے کو بالاتر رکھے اور اس کی وجہ سے اپنے خمیر میں نکلونک تبدیلی نہ آنے دے۔ سماجی مرکزیت (Polarisation) کو فروغ دینے سے چند افراد کو وقتی سیاسی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے لیکن یہ خرابی ایک ایسا سماجی کینسر بن سکتی ہے جس کے اثرات سے کوئی شخص نہیں بچ سکتا ہے۔ میڈیا کو غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ اور ایماندار رہنا ہوگا۔ میڈیا کی آزادی کے حق کے ساتھ وسیع تر عوامی مفاد، غیر جانب داری، انصاف، شفاف عمل، عدم ہراسانی اور عدم امتیازی شراکتہ وابستہ ہیں۔

زیر غور معاملہ میڈیا کے موجودہ ضابطہ عمل کو روشنی میں لانے کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ پریس کونسل آف انڈیا کو یہ قانونی اختیار حاصل ہے کہ صحافت کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہونے والے اخباروں اور صحافیوں کا وہ از خود بھی نوٹس لے سکتی ہے اور کسی شکایت پر کارروائی بھی کر سکتی ہے۔ وہ گواہوں کو طلب کر سکتی ہے، حلفیہ ثبوت حاصل کر سکتی ہے اور اخباروں، خبر رساں ایجنسیوں، مدیروں اور صحافیوں کو تنبیہ و ان کی سرزنش کر سکتی ہے۔ میڈیا کے قوانین پر مبنی 2014 میں لاء کمیشن کی طرف سے جاری کیے گئے دستاویز میں کہا گیا ہے کہ میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ نے اس کے اندر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا غیر صحت مندانہ رجحان پیدا کر دیا ہے جس کی وجہ سے سستی خیز خبروں کو جاری کرنے کی ایک ہوز پیدا ہو گئی ہے۔ گوکہ یہ بات پوری میڈیا کے لیے یقیناً درست نہیں ہے تاہم یہ مسئلہ یقینی طور پر وسعت پکڑتا جا رہا ہے۔ لاء کمیشن نے یہ بھی یاد دلایا ہے کہ ”دیوانی قانون میں شہریوں کی ہنگامہ (Civil

Defamation) ان کی حق تلفی اور ان کو نقصان پہنچانے کے جرم کے مترادف ہے جبکہ مجرمانہ ہنگامہ (Criminal Defamation) تعزیرات ہند کی دفعہ 499 کے تحت خود ایک جرم ہے۔ ملک میں ہنگامہ سے متعلق قوانین کے تحت کسی صحافی کو کوئی خصوصی حیثیت (اسٹیٹی) حاصل نہیں ہے۔ پریس کو دستور کی دفعہ (a) 19(1) کے تحت اظہار خیال کی آزادی حاصل ہے تاہم ہنگامہ کی بنیاد پر دفعہ (a) 19(2) کے تحت اس آزادی پر محمول پابندی عائد کی جاسکتی ہے۔“ انفارمیشن ٹیکنالوجی قانون کی دفعہ (a) 66 کے تحت ایسے پیغامات ارسال کرنا قابل سزا جرم ہے، جو جارحانہ ہوں، جھوٹے ہوں یا بدامنی پھیلانے، مشکلات کھڑی

خواتین مخالف معاملات کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھانی چاہیے۔ میڈیا یقیناً جمہوریت کو زمینی سطح پر مضبوط کرنے کا کام کرتا ہے لیکن اسے چاہیے کہ وہ ملک میں بڑھتے ہوئے طبقاتی تعصب سے اپنے کو بالاتر رکھے اور اس کی وجہ سے اپنے خمیر میں نکلونک تبدیلی نہ آنے دے۔ سماجی مرکزیت (Polarisation) کو فروغ دینے سے چند افراد کو وقتی سیاسی فائدہ تو حاصل ہو سکتا ہے لیکن یہ خرابی ایک ایسا سماجی کینسر بن سکتی ہے جس کے اثرات سے کوئی شخص نہیں بچ سکتا ہے۔ میڈیا کو غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ اور ایماندار رہنا ہوگا۔ میڈیا کی آزادی کے حق کے ساتھ وسیع تر عوامی مفاد، غیر جانب داری، انصاف، شفاف عمل، عدم ہراسانی اور عدم امتیازی شراکتہ وابستہ ہیں۔

زیر غور معاملہ میڈیا کے موجودہ ضابطہ عمل کو روشنی میں لانے کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ پریس کونسل آف انڈیا کو یہ قانونی اختیار حاصل ہے کہ صحافت کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کے مرتکب ہونے والے اخباروں اور صحافیوں کا وہ از خود بھی نوٹس لے سکتی ہے اور کسی شکایت پر کارروائی بھی کر سکتی ہے۔ وہ گواہوں کو طلب کر سکتی ہے، حلفیہ ثبوت حاصل کر سکتی ہے اور اخباروں، خبر رساں ایجنسیوں، مدیروں اور صحافیوں کو تنبیہ و ان کی سرزنش کر سکتی ہے۔ میڈیا کے قوانین پر مبنی 2014 میں لاء کمیشن کی طرف سے جاری کیے گئے دستاویز میں کہا گیا ہے کہ میڈیا کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ نے اس کے اندر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا غیر صحت مندانہ رجحان پیدا کر دیا ہے جس کی وجہ سے سستی خیز خبروں کو جاری کرنے کی ایک ہوز پیدا ہو گئی ہے۔ گوکہ یہ بات پوری میڈیا کے لیے یقیناً درست نہیں ہے تاہم یہ مسئلہ یقینی طور پر وسعت پکڑتا جا رہا ہے۔ لاء کمیشن نے یہ بھی یاد دلایا ہے کہ ”دیوانی قانون میں شہریوں کی ہنگامہ (Civil

مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ایک بے ضروریان کو ایک قومی اخبار کے مقامی نمائندے نے میڈیا میں اپنی بائی لائن کی نمایاں اشاعت کے لیے استعمال کیا لیکن اس کے نتیجہ میں 136 سال کے تعلیمی ادارے کو رسوائی کا کرب جھیلنا پڑا ہے۔ میڈیا کی آزادی یقینی طور پر جمہوریت کے اصولوں کی ایک اہم کڑی ہے تاہم قومی و بین الاقوامی قوانین ایک طرح کی آزادی کو دوسری طرح کی آزادی پر دست درازی کی اجازت نہیں دیتے۔ لندن کا ہیرو اسکول (Harrow School)، ہانگ کانگ کا ڈائیوسین اسکول (Diocesan School)، اور لاس آنجلس کا لویولا اسکول (Loyola School) 2014 کے سیشن میں بھی لڑکوں کے لیے ہی مخصوص ہیں۔ ادھر اپنے ملک میں راجستھان کی دستھلی یونیورسٹی اور جیوٹی و دیپتھیہ میں آج بھی لڑکوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ لدھیانہ کے ستیش چندر ہون کالج، اجیر کے میو کالج، اودھم پور کے گورنمنٹ کالج اور بنگلور کے کرائسٹ کالج میں لڑکیوں کے لیے جگہ نہیں ہے۔

ٹھیک اسی طرح، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ سطح پر مشترک نظام تعلیم (Co-education) کا اہتمام ہے۔ یونیورسٹی کے پوسٹ گریجویٹ طلباء و طالبات کئی دہائی سے یونیورسٹی کے مرکزی دارالکتب ”مولانا آزاد لائبریری“ اور مختلف شعبوں کی لائبریریوں میں آکر استفادہ کرتے رہے ہیں۔ انڈر گریجویٹ طالبات کے لیے ویمنس کالج کیسپس میں ہی کتابوں و رسالوں سے آراستہ لائبریری موجود ہے۔ اسی احاطہ میں ان کی کلاسیں بھی لگتی ہیں اور ان کی اقامت گاہیں بھی ہیں۔ لیکن میڈیا کے کچھ لوگوں کو اعتراض ہے کہ ویمنس کالج میں لائبریری ہونے کے باوجود مولانا آزاد لائبریری طالبات کو 24 گھنٹے استفادہ کا موقع کیوں نہیں دیتی اور اس لیے وہ مسلم یونیورسٹی کو ایک دقیقہ دار قرار دینے میں لگے ہوئے ہیں۔

میڈیا کے ان اصحاب کو حقوق نسواں کی اگر صحیح معنوں میں فکر ہے تو انہیں بچیوں کی جینس کشی (Feticide)، جھیز سے متعلق اموات اور قانون ساز ایوانوں میں خواتین کے لیے ریزرویشن نہ ہونے جیسے

آئینہ..... اسد رضا
آیا ہے الیکشن کا موسم
دلی میں سیاست ہونے لگی
جو پاپ کیے تھے ماضی میں
ہر پارٹی ان کو دھونے لگی

نوٹ: مندرجہ بالا مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔



Taj Mahal's Spiritual Message



Taj Mahal's Spiritual Message

تاج محل

اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے اور محبت کی نشانی کے طور پر بھی

لیکن زیادہ لوگ نہیں جانتے کہ تاج محل خدا کے پیغام کی تشبیہ کا عالمگیر شاہکار بھی ہے۔ اس کے چاروں طرف باہری محرابوں پر، اندرون خانہ مختلف مقامات پر اور خاص عمارت سے دور شروعاتی دروازوں پر بھی قرآن کریم کی چندہ آیات لکھ خطاطی میں کندہ ہیں۔ تاج محل کی لاکھوں تصاویر پوری دنیا میں دکھی جاسکتی ہیں، لیکن ان سے عموماً یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ اس مشہور ترین عمارت کی تزئین قرآنی آیات کے ذریعہ کی گئی ہے اور اس طرح تاج محل کو شاہجہاں نے اللہ کے پیغام کو عالمی سطح پر نشر کرنے کا وسیلہ بنایا ہے۔ سابق امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا تھا کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں، ایک وہ جنہوں نے تاج محل دیکھا ہے اور دوسرے وہ جنہوں نے تاج محل نہیں دیکھا۔ لیکن ان کو بھی یہ نہیں معلوم ہوا کہ دراصل تاج محل کی مرمریں خوبصورتی سے مرعوب ہونا ہی اس کے دیدار کا مکمل حاصل نہیں ہے بلکہ اس کی ضخیم پرکشش محرابوں پر تحریر شدہ آفاقی پیغام کو سمجھ کر دل میں اتار لینے سے ہی اس کے دیدار کا حق ادا ہوتا ہے۔ کیا خوب کہا علامہ اقبال نے:

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

مشہور عالم دین مولانا علی میاں نے اپنی کتاب 'نقوش اقبال' میں لکھا ہے کہ تاج کو چاندنی میں دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ مرمر کی سلوں میں آب رواں سے زیادہ تیزی آگئی ہے، ابد کا طویل دور یہاں کے ایک ایک لمحہ کے برابر ہو گیا ہے، یہاں عشق نے پتھروں کی زبانی اپنا راز کھولا اور انھیں نوک موگاں میں پرویا ہے، یہاں سنگ و خشت سے جنت کے نغمے پھوٹ رہے ہیں اور عشق حدود و تعینات کی سرحدیں پھانڈ کر لا زوال

تاج محل: آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

نظریہ

ڈاکٹر سید ظفر محمود

ہو گیا ہے، عشق سے اہل دل کو سینہ سینا اور اہل ہنر کو بید بیضال جاتا ہے۔ تاج محل پر یہ خطاطی ایران کے عبدالحق نے کی تھی جو 1609 میں شیراز سے ہندوستان آئے تھے، ان کی درخشاں فن شناسی کے انعام کے طور پر بادشاہ نے انھیں امانت خاں کے خطاب سے نوازا تھا۔ قرآن کریم کا پیغام کہ یہ دنیا مختصر وقفہ کے لیے ہے اور عظمندی اس میں ہے کہ انسان یہاں مالک حقیقی کے بتائے ہوئے راستے پر چل کے اس کی دیگر مخلوق کی زندگی آسان بنانے میں تعاون دیتا رہے، شاہجہاں کو اپنی ملکہ کے قبل از

وقت انتقال کے بعد زیادہ سمجھ میں آیا۔ لہذا ان کی یاد میں تعمیر شدہ مقبرہ کو دنیا کی خوبصورت ترین عمارت بنانے کے ساتھ شاہجہاں نے اسے مستقبل میں زائرین کے لشکروں اور انٹرنیٹ سرفنگ کرنے والے کروڑوں لوگوں تک خدا کا آخری پیغام پہنچانے کا نشان تبلیغ بھی بنا دیا، جس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے انسان اپنی روح کو جسم کی سطح سے اونچا رکھنے میں کامیاب رہ سکتا ہے۔ جس دروازہ سے تاج محل میں عموماً داخلہ ہوتا ہے اس پر سورہ یسین آیات 45-66 کندہ ہیں، جن میں اللہ کی نشانیوں اور اپنے فہم و ذکا کی بنیاد پر اس کی وحدانیت کو سمجھنے، تصور آخرت اور حضور اقدس کو رسول آخرتوں تسلیم کرنے سے متعلق تذکرہ ہے۔

آگے بڑھتے تو سورہ اخلاص پڑھنے کو ملتی ہے، جہاں بتایا گیا ہے کہ اللہ کی کتاب ہے اور اس کا کوئی ثانی نہیں ہے، یہی سورہ خلافت امویہ کے دوران ساتویں صدی عیسوی میں عبدالملک ابن مروان نے بیت المقدس پر لکھوائی تھی۔ پھر سورہ التکویر نظر آتی ہے، جس میں مؤنث طفل کشی (Female infanticide) پر ضرب لگائی

و اگر ملت کے افراد یہ طے کر لیں کہ جب بھی وہ تاج محل جائیں گے تو وہاں کی تصاویر لینے میں اس کا لحاظ رکھیں کہ قرآنی خطاطی نمایاں طور پر تصاویر کا حصہ بنے بلکہ کچھ زیادہ سمجھدار لوگ تصویر میں دکھائی گئی آیت کا آسان زبان میں معیاری مثبت مفہوم بھی بہت مختصر الفاظ میں تصویر کے ساتھ تحریر کر دیں تو کچھ دنوں میں دنیا میں یہی رواج بن جائے گا اور اس کے ذریعہ ملی فوائد کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔



اپنے مال کو فضولیات میں نہ اڑایا کرو، نہ گناہ والے کاموں میں اور نہ ہی خرچ برائے مقصود شہرت و تقاضا کریں۔ اسی سورہ میں آگے (17.34) کہا گیا کہ عہد کی پابندی رکھو بیشک عہد کی باز پرس ہو گی، اس میں ہر قسم کے جائز وعدے اور معاہدے آگے بلکہ تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ سورہ احزاب میں مزید وضاحت کی گئی کہ (33.6) باقی سماج کے مقابلہ میں رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے پر زیادہ حق رکھتے ہیں، سلسلہ رحمی کو ضرور تمند رشتہ داروں کا حق بتایا گیا، ان میں بھی یتیم رشتہ دار کو ترجیح دی گئی (90.15)، سورہ شوریٰ میں رشتہ داروں کے گروپ کو مودۃ فی القرابی (42.23) کہا گیا۔ سورہ بقرہ میں (2.48) فیصلہ کے دن سے ڈرایا گیا ہے، جس دن کوئی سفارش قبول نہیں ہوگی۔

سورہ بقرہ میں ہی اکتیم الہی بیان ہوئی (2.38) جس کے تحت دنیا میں کثیر تعداد میں رسول و پیغمبر تعینات کیے گئے اور ان میں سے کئی کو کتابیں بھی دی گئیں۔ سورہ بقرہ، سورہ نمل اور سورہ قصص میں حکم دیا گیا کہ اللہ سے ضرور ڈرا جائے اور باقی کسی سے بھی نہیں ڈرا جائے (16.51, 27.10, 28.31) کیونکہ اللہ ہی ہر طرح کے انعام و عطا پر قادر ہے۔ سورہ فرقان میں واضح کیا گیا کہ (25.45) اللہ نے آفتاب کے طلوع و بلندی کی ایک ظاہری علامت سایہ کی درازی و کوتاہی کو بنا دیا۔ اہل اشارات نے یہاں یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ سارے عالم کی تخلیق، ربوبیت اور فنا حق تعالیٰ کے آفتاب قدرت سے وہی نسبت رکھتی ہے جو سایہ کو نور آفتاب سے ہے۔ آگے سورہ مؤمن میں ذکر ہے کہ جتنے پیغمبروں

کے نام قرآن کریم میں درج ہیں، ان کے علاوہ بھی پیغمبروں کی ایک تعداد ہے جو اس کتاب میں بیان نہیں کی گئی ہے۔ سورہ نساء میں کہا گیا (4.163-164) کہ حضور کے علاوہ متعدد دیگر پیغمبروں پر بھی وحی اتری تھی، ایسے کئی رسولوں کے نام قرآن کریم میں درج ہیں اور بہتوں کے نام نہیں دیے گئے ہیں، سورہ ابراہیم میں ظاہر کر دیا گیا کہ ہر رسول کو اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا اسی کی زبان میں۔ اس طرح دنیا کو پیغمبروں، رسولوں اور آسمانی کتابوں کے تانے بانے کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا گیا ہے اور آخری امت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سبھی رسولوں، پیغمبروں اور کتابوں کی قدر و احترام کرے (2.285) اور اگر کوئی ان کتابوں، رسولوں اور پیغمبروں کو ماننے سے انکار کرتا ہے تو وہ کفر کے درجہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب ذرا غور فرمائیں کہ یہ سب اور سیکڑوں دیگر قرآنی حکایتیں تاج محل کی محرابوں اور دیگر مقامات پر تحریر کی ہوئی ہیں اور مع اس خطاطی کے تاج محل کی تصاویر دنیا بھر میں پسند کی جاتی ہیں، پورے عالم میں ان کی پذیرائی ہوتی ہے، تو اگر ملت کے افراد یہ طے کر لیں کہ جب بھی وہ تاج محل جائیں گے تو وہاں کی تصاویر لینے میں اس کا لحاظ رکھیں کہ قرآنی خطاطی نمایاں طور پر تصاویر کا حصہ بنے بلکہ کچھ زیادہ سمجھدار لوگ تصویر میں دکھائی گئی آیت کا آسان زبان میں معیاری مثبت مفہوم بھی بہت مختصر الفاظ میں تصویر کے ساتھ تحریر کر دیں تو کچھ دنوں میں دنیا میں یہی رواج بن جائے گا اور اس کے ذریعہ ملی فوائد کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔



نوٹ: مندرجہ بالا مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

Muslim Personal Law: India's Supreme Court Needs To Obtain World Muslim Counsel

Milli Gazette

<http://www.milligazette.com/news/15613-muslim-personal-law-india-s-supreme-court-needs-to-obtain-world-muslim-counsel>

Two Circles

<http://twocircles.net/2017may15/409550.html>

Urdu Media Monitor

<https://www.urdumediaamonitor.com/2017/05/14/muslim-personal-law-indias-supreme-court-needs-obtain-world-muslim-counsel/>

Maeeshat

<http://www.maeeshat.in/2017/05/indias-supreme-court-needs-to-obtain-world-muslim-counsel/>

Electronic voting machines (EVMs) deserve multi-party control

Two Circles

<http://twocircles.net/2017mar30/407016.html>

Milli Gazette

<http://www.milligazette.com/news/15490-electronic-voting-machines-evms-deserve-multi-party-control>

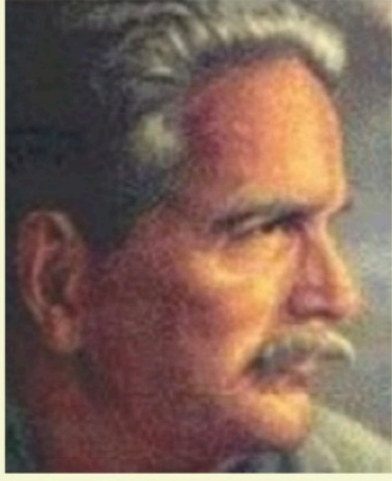
Ummeed

<http://www.ummid.com/news/2017/March/30.03.2017/evms-require-multi-party-control.html>

Maeeshat

<http://www.maeeshat.in/2017/04/electronic-voting-machines-evms-deserve-multi-party-control/>

Allama Iqbal



1877-1938

ہر کہ تخم آرزو در دل نہ کشت
پائمال دیگران چون سنگ و خشت

Har ki tukhm-e aarzo dar dil na kusht
Paaemaal-e deegaraaN chooN sang o khisht



People who lack
ASPIRATION
get trampled upon
by others' kicks
like pebbles
on the street

جن لوگوں کے دل میں
آرزو جنم نہیں لیتی
وہ گٹی کنکر کی طرح
دوسروں کی ٹھوکروں سے
پامال ہو جاتے ہے

**Lesson learnt from
Karnataka Assembly Election
2018**



ZFI's Collaboration with

Center for Research and Debates in Development Policy

**A Partner of US India Policy Institute,
Washington**

Special drive

**Data mining & analysis done
at the level of polling booth**

**Successfully enrolled in Voters List
1.53 million Muslims
including some non-Muslims
in the voter's list.**

**The Karnataka experience is published in an article in
Economic and Political Weekly
on May 19, 2018**

<http://www.epw.in/engage/article/electoral-exclusion-muslims-continues-plague-indian-democracy>

Specially invited and registered
VOLUNTEERS

from all over the state
ensure that the excluded voters
file their registrations as Voter.

Work per assembly constituency

Electoral PDF download - each Constituency (200 to 300 pdf files)

Conversion of electoral images files to text (6000 to 9000 pages) per constituency

(Purchases and Support from the Google)

Cleaning the text file, by removing **junk** haracters, Identifying Muslim Names / Missing Muslim voter households.

Uploading data in Muslim Voters App / Digital Marketing to enroll volunteers / Managing the Voters APP

**Similar exercise
in
Uttar Pradesh and Bihar
before the 2019 general elections
by a team of IT experts**

Decennial Delimitation

Kashmir Rehabilitation Program

At zakatindia.org

Go to





میں موجودہ قیام کے دوران میں نے معلوم کیا کہ یہاں کے عوام کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لیے کیا زمینی اقدام کیے جاسکتے ہیں، متعلقہ علاقوں میں گیا اور لوگوں سے گفتگو کی، تین اشیاء کی دستکاری اہم ہے: کریویل، قالین اور پشمینہ شال۔ کریویل (Crewel) کہتے ہیں اندرون خانہ آرائش کے ساز و سامان کے لیے استعمال کیے جانے والے پردوں، پلنگ پوش، غلاف تکیہ وغیرہ کے موٹے کپڑے پر مہین ہوک (Hook) کے ذریعہ ہاتھ سے کی گئی ایک خاص رنگ برنگی کشیدہ کاری کو۔ اس کپڑے کی چوڑائی 54 انچ ہوتی ہے اور یہ کسی بھی لمبائی کا خریدا جاسکتا ہے، مختلف سائز کے پلنگ پوش بھی بازار میں ملتے ہیں، زیادہ کشیدہ کاری والے کپڑے کی زیادہ قیمت ہوتی ہے۔ یہ کپڑا کئی قسم کا ہوتا ہے: سوتی، مچھلی، خاص ریشہ سے بنا ہوا کپڑا جسے عرف عام میں لنن (Linen) کہتے ہیں۔ ریشمی، نیم ریشمی یا مصنوعی ریشم سے بنا ہوا کپڑا جسے آرگینٹرا ہتے ہیں اور پٹ سن (Jute)۔ یہ کشیدہ کاری ایک پلائی یا دو پلائی کی ہوتی ہے اور اس پر بھی خوبصورتی و قیمت کا انحصار ہوتا ہے، عموماً یہ کشیدہ کاری لڑکیاں و عورتیں ہی کرتی ہیں لیکن اس کے لیے ان کا محنتناہنا قابل یقین حد تک کم ہوتا ہے۔ ملک میں تمام صوبوں میں کم از کم مزدوری کی شرحیں قانونی طور پر یا سرکاری حکم کے مطابق طے ہوتی ہیں، جموں و کشمیر میں بھی محکمہ لیبر و ملازمت کے نوٹیفکیشن بتاریخ 26 اکتوبر 2017 میں اعلیٰ ہنرمند مزدور کے لیے روزانہ کم از کم مزدوری کی شرح 400 روپے معین کی گئی ہے، جبکہ کریویل کا کام کرنے والی خواتین کو ملنے والی یہ رقم 50 روپے یومیہ کی کس ہی ہوتی ہے۔ ہم نے سری نگر کے مقامی این جی او احساس ٹرسٹ کے ساتھ اشتراک کر کے طے کیا ہے کہ شروع میں کریویل کام کرنے

زوال پذیر کشمیری دستکاروں کی کفالت

نظریہ

ڈاکٹر سید ظفر محمود

والی 30 ضرورت مند خواتین کو مشترکہ طور پر تمام کچا مال بغیر ان سے قیمت لیے ہوئے مہیا کر دیا جائے گا اور ان کے ذریعہ بنائے گئے کریویل کپڑے کو بازار میں رائج قیمت پر فروخت کروا کے اس میں سے کچے مال کی قیمت اور اس دوران انہیں دی گئی محنتانہ کی رقم روک کے باقی ساری رقم انہی خواتین کو دے دی جائے گی، اس طرح یہ خواتین خود کفیل ہو جائیں گی اور وہ اپنے وقار کو قائم رکھتے ہوئے اپنا روزگار چلا سکیں گی، اس پائلٹ

99 پنجاب میں مشینوں سے شال تیار ہوتے ہیں اور بہت قلیل قیمت پر فروخت ہوتے ہیں، لہذا ہاتھ سے کام کرنے والے لوگ زبردست خسارہ میں ہیں۔ گا ہوں کو معلوم نہیں ہے کہ دستکاری سے بنا ہوا شال مقابلتاً بہت زیادہ گرمی دیتا ہے اور 100-50 برس تک اس کی تاثیر برقرار رہتی ہے، جبکہ مشین پر خالص پشمینہ چڑھ ہی نہیں سکتا ہے، اس کے ساتھ مصنوعی ایکریلک دھاگے کی ڈوریاں اور لچھے ملانے ہی پڑتے ہیں اس کے بغیر مشین پر پشمینہ پھسل جاتا ہے، شال بنے گا ہی نہیں۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ پشمینہ اون لداخ میں ہی ملتا ہے۔ وادی کشمیر کے لوگ اسے وہیں سے خرید کے لاتے ہیں۔ ایک شال میں جتنا اون لگتا ہے وہ لداخ میں 1800-2000 روپے سے کم کا نہیں ملتا ہے۔ اس اون کی کتنا کی کر کے اسے دھاگے میں تبدیل کرتی ہیں۔ وادی کشمیر کی تقریباً دو لاکھ خواتین ہیں، جو ایک دن میں عموماً تین گرام سے زیادہ اون کی کتنا کی نہیں کر پاتی ہیں، کیونکہ انہیں گھر گھر ہستی کے مزید کام بھی کرنے ہوتے ہیں، اس کے عوض میں انہیں 50 روپے کی کتنا کی کے حساب سے محنتانہ ملتا ہے۔ جب یہ کتنا کی ہو جاتی ہے تو اس دھاگے کو شال کی شکل دینے کا کام ہوتا ہے مردوں کا، انہیں اس سے معمولی سی زائد مزدوری ملتی ہے۔ اس طرح ایک شال کے تیار ہونے تک تقریباً 5000 روپے کی مزدوری کثیر تعداد میں عورتوں اور مردوں کو مل چکی ہوتی ہے۔ کوشش کر کے حال ہی میں صوبائی حکومت کی طرف سے دستکاری کی پشمینہ شال پر مستند ہونے کی نمبر شدہ جی آئی (G.I. Mark) کی مہر لگائی جانے لگی ہے جس کی فیس 150 روپے فی شال ہوتی ہے۔



نہیں ہیں۔ شروعات میں انہی میں سے دس افراد کو ہم مکمل کچا مال مہیا کر رہے ہیں اور انہیں قالین بنانے کے دوران روزمرہ کے ذاتی خرچ کے لیے رقم بھی دیں گے پھر جب وہ قالین بن کر تیار ہو جائے گا تو اسے بازاری قیمت پر فروخت بھی کروائیں گے اور اس رقم میں سے کچے مال کی قیمت اور انہیں دی گئی یومیہ رقم روک کر باقی کل رقم قالین بنانے والے افراد کو دے دی جائے گی، اس طرح اس کے بعد وہ لوگ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں گے اور ان کی اقتصادی سطح میں اضافہ ہونے لگے گا۔ یہ پائلٹ پروجیکٹ کامیاب ہونے پر مستفیدین کا دائرہ بڑھا دیا جائے گا۔ تخمینہ یہ ہے کہ جس خاندان کو فی الوقت ایک مربع فٹ قالین تیار کرنے کے عوض میں 400-700 روپے (ریشم، سوت، اون کے علیحدہ ریٹ ہیں) ملتے ہیں، انہیں اس پروجیکٹ کی وجہ سے ایک مربع فٹ قالین بنانے کے عوض میں 3000-4000 روپے مل سکیں گے۔

پشمینہ شال کے دستکاروں کا حال اور بھی زیادہ خراب ہے۔ پنجاب میں مشینوں سے شال تیار ہوتے ہیں اور بہت قلیل قیمت پر فروخت ہوتے ہیں، لہذا ہاتھ سے کام کرنے والے لوگ زبردست خسارہ میں ہیں۔ گا ہوں کو معلوم نہیں ہے

ہے۔ درمیانی درجہ کے شال کے کشمیری کاروباری افراد یہ کام کروا کے اس شال کو بازار میں دکانداروں کو 9500 فی شال کی شرح سے فروخت کر دیتے ہیں، جہاں سے یہ شال کم از کم 16000 روپے میں گا ہک کو بیچی جاتی ہے۔ اُدھر بازار میں ہاتھ سے بنی ہوئی کشمیری شال کے نام پر پنجاب میں مشینوں پر بنی ہوئی ایک شال اوسطاً 300-400 روپے کی بک رہی ہے۔ ہم اس فکر میں ہیں کہ گا ہوں تک دستکاری کی مستند شال کے فائدوں کا علم کس طرح پہنچایا جائے اور دکاندار کو ملنے والی منافع کی خطیر رقم کس طرح دستکاروں تک پہنچائی جائے۔ اس کے لیے یہ طے کیا گیا ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ اصل دستکاری کی روداد گا ہوں کو بتائی جائے اور شروعات میں کتنا کی کرنے والی 100 خواتین اور بنائی کرنے والے 20 مردوں کو کچا مال ان سے بغیر قیمت لیے ہوئے مہیا کر دیا جائے اور جب شال بن کر تیار ہو جائے تو اسے انٹرنیٹ کے ذریعہ بازار میں فروخت کر کے حاصل شدہ رقم میں سے کچے مال کی قیمت اور تقسیم شدہ مزدوری کی رقم روک کے منافع کی باقی رقم کا استفادہ دستکاروں تک پہنچایا جائے۔ کریویل اور قالین کے یہ پروجیکٹ فی الحال ضلع باندی پورہ، تحصیل سونا واری کے زاپورہ گاؤں میں اور پشمینہ کا پروجیکٹ سرینگر میں مقیم شال کے چندہ انسان دوست فیاض کاروباریوں کے توسط سے شروع کیے جا رہے ہیں۔ زاپورہ میں طبی امداد کے قحط کی بنا پر وہاں مری ہوم میڈیکل سینٹر بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ کشمیر کے 37 چندہ طلبا کی لکھنؤ میں تکنیکی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے، ان کی کفالت کی فکر بھی زیر غور ہے۔

نوٹ: مندرجہ بالا مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آرا ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔



शरर Sharar شرر

चिंगारी Spark



خیرمن Khirman
کھلیان Barn



खिरमन-ए दिल خرمन دل **Khirman-e Dil**



ख़ोशा-चीं خوشه چين Khosha-cheen

ताबेदार Dependent



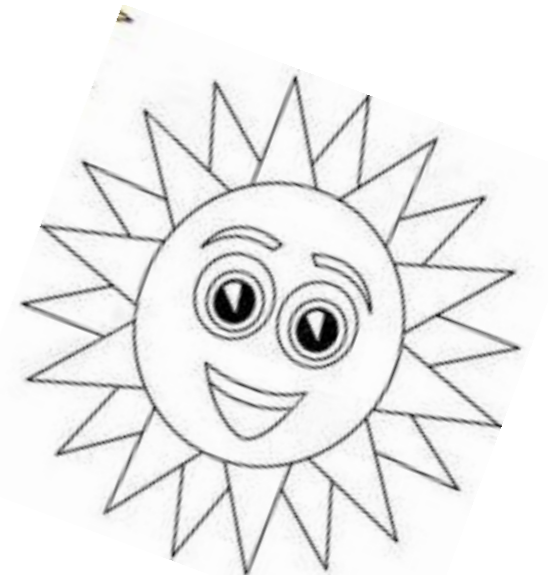
کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

**Kisi aise sharar se phook apne khirman-e-dil ko
Ki khurshid-e qayaamat bhi ho terey khosha-cheenon mein**

كسى ايسے شرر سے پھونك اپنے خرمن دل كو
كه خورشيد قيامت بهى هو تيره خوشه چينون ميں



Kisi aise sharar se phook apne khirman-e-dil ko
Ki khurshid-e qayaamat bhi ho terey khosha-cheenon mein



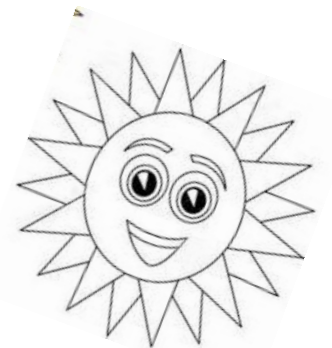


کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمن دل کو
کہ خورشید قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

Kisi aise sharar se phook apne khirman-e-dil ko
Ki khurshid-e qayaamat bhi ho terey khosha-cheenon mein

**Choose such a spark to
fire your heart's hay-stack
That even the blazing Sun
of Judgement Day wishes
to partake of its warmth**

अपने दिल के खलियान को
किसी ऐसी चिंगारी से फूँको
कि प्रलय के दिन का सूरज भी
उस की आग में हाथ तापना चाहे।



My children

**Dr Syed Kashif Mahmood
Interventional Gastroenterologist**

**Dr Syed Saad Mahmood
Interventional Cardiologists**

Sadia too is a medical PG
Quality and Safety specialist
Spaulding Hospital (affiliated with Harvard
Medical School).

Anam graduated from Columbia University
Consultant at healthcare data consultancy. IQVIA

Advises big pharmaceutical companies
on the US pharmaceutical market
like Merck, Pfizer, GlaxoSmithKline.

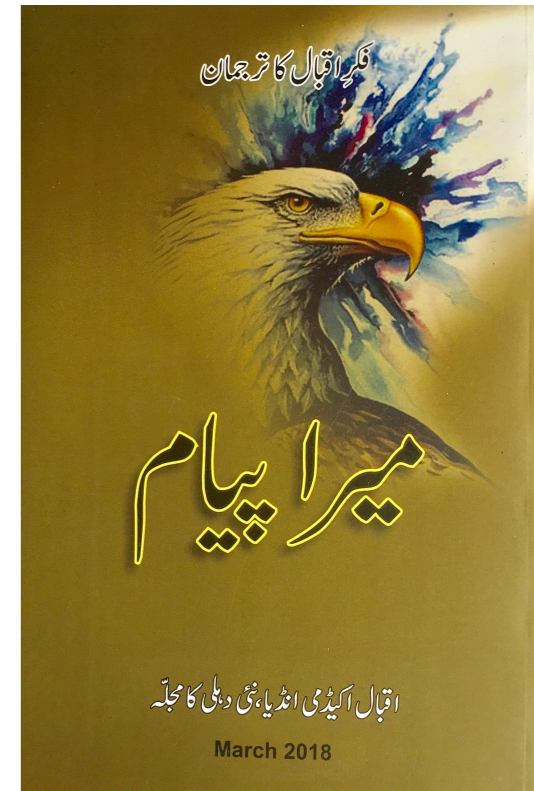
Progeny Constituency

Iqbal Academy India
Mrs Sheeba



ZFI's Brochure

Latest edition of
Mera Payaam
 (Quarterly journal of
 Iqbal Academy India,
 which too is a unit of ZFI)



**Please take a copy each per family.
 This is a gift from us.**



Thanks to all those sources from where
Photos and other inputs have been taken